بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا

اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْکَھْفِ وَالرَّقِیْمِ کَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا

حضرت سیدہ شہر بانو سلام اللہ علیہا

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ السید محمد ابو الحسن الموسوی المشہدی مدظلہ

دار التبلیغ الجعفریہ
پوسٹ بکس نمبر ۱۵۲۵ اسلام آباد - پاکستان

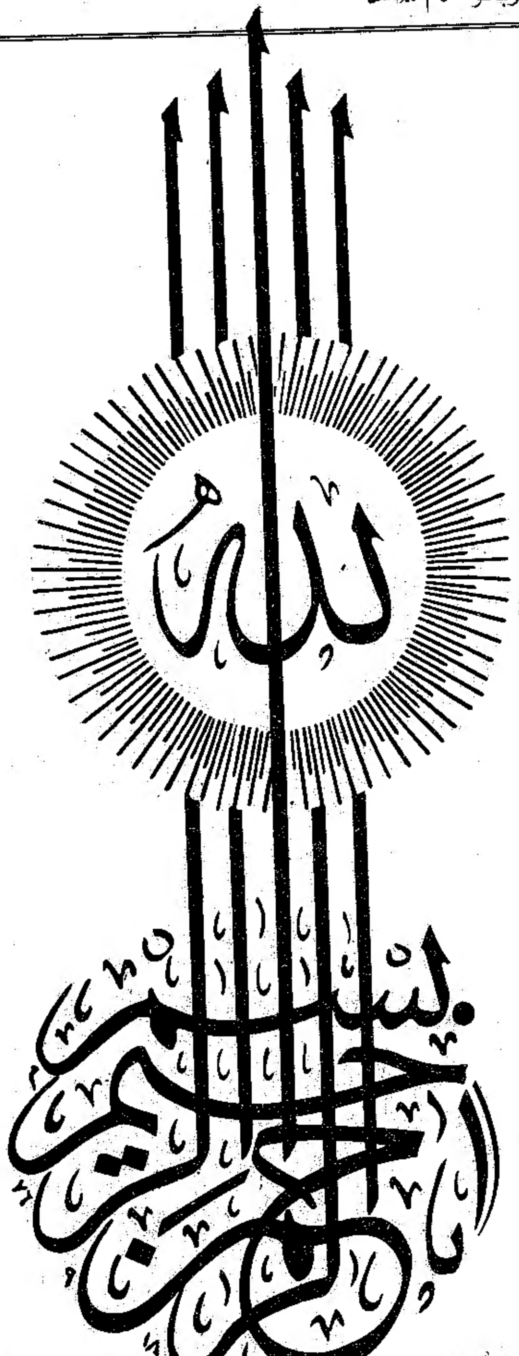
الله
بسم الله الرحمن الرحيم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا

اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِیْمِ كَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا

حضرت سیدہ شہربانو سلام اللہ علیہا

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ السید محمد ابو الحسن الموسوی المشہدی مدظلہ

نذرانہ عقیدت

حضرت مخدومہ عالیہ ام السادات ملکہ مملکت ولایت بانوے تاجدارِ شہادت حضرت شہر بانو سلام اللہ علیہا کی عظمت وطہارت اور مظلومیت کے اثبات میں لکھے گئے اس مجموعہ اوراق کو امام سید الساجدین زین العابدین علی ابن الحسین علیہ السلام کے حضور صمیم قلب سے نذرانہ عقیدت پیش کرتا ہوں۔ یاایها العزیز مسناواهلنا الضروجئنا ببضناعة مزجية فاوف لناالكيل وتصدق علينا ان الله يجزى المتصدقين۔

گدائے در معصومہؑ سید محمد ابوالحسن الموسوی

تشکر و امتنان

صمیم قلب سے اپنے برادر فاضل عالم جلیل حجتہ الاسلام قاضی شاہ مردان حفظہ اللہ تعالیٰ عن الحد ثان خلف الرشید علامہ کبیر عارف بصیر سرکار علامہ قاضی سعید الرحمان علوی اعلی للہ مقامہ نور للہ مرقدہ۔ زین العلماؤالمتکلمین علامہ سید ابرار حسین عابدی دام ظلہ الشریف کے ممنون کہ انہوں نے کتاب ھذا پر تقاریظ تحریر فرمائیں۔ اسی طرح فاضل اجل حجتہ الاسلام علامہ شیخ منظور حسین مرتضوی صاحب فاضل دمشق نے بہت دقت نظر سے اس کا پروف پڑھا اور اغلاط کی درستگی فرمائی۔ نیز الحاج بشیر حسین ملک دامت برکاتہ کے مشکور و ممنون ہیں جو کہ نہایت پیری اور ضعیفی کے باوجود تشریف لائے اور دوبارہ پروف پڑھا خداوند کریم ان فاضل شخصیات کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے آمین بحق طٰہٰ و آل یٰس۔

سید العلماء علامہ سید ابرار حسین عابدی مدظلہ

سابق وائس پرنسپل مدرسہ جعفریہ کورم ایجنسی پاراچنار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لاھلہ والصلوٰۃ علی اھلھا

کتاب ندرت خطاب حضرت شہربانو سلام اللہ علیہا کو میں نے بغور پڑھا جو کہ جناب علامہ آغا السید محمد ابوالحسن الموسوی المشہدی کی انتھک محنت کا ثمر ہے اور سرکار علامہ کے علم و فضل اور تحقیق انیق کا عظیم شاہکار ہیں اور یہ کتاب اس موضوع پر پہلی تحقیق لکھی گئی ہے یہ اس کی انفرادیت کے لئے کافی ہے اور اب یہ علماء وذاکرین کے لئے مشعل راہ کا کام دے گی۔ آج سے چالیس سال پہلے ہمارے بزرگ علماء وذاکرین حضرت سیدہ شہربانوؑ کے رقت آمیز مصائب اور بی بی کا کوہ رے کی طرف آنا بیان کرتے تھے اب دوبارہ واعظین وذاکرین تحقیقی مواد کے ساتھ بیان کرسکیں گے اس سے عصمت وطہارت امہات آئمہؑ کا پرچار ہوگا اور مقصرین کے گمراہ کن نظریہ ماتت فی نفاسھا کا جواب ہوگا جو ہم سب پر واجب ولازم ہے اور اس موضوع پر اتنی تحقیق کرنا صرف آغا السید محمد ابوالحسن الموسوی المشہدی صاحب ہی کا کام ہے خداوند عالم ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اور درالتبلیغ الجعفریہ کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقیوں اور کامیابیوں سے ہمکنار فرماتا رہے اور جہان ولایت ودنیائے معرفت کے تمام موالیوں کو اپنے واحد

اور فعال خالص روحانی مرکز سے مربوط فرمائے تاکہ وہ اپنے مرکز سے صحیح عقیدہ حاصل کر کے آخرت میں محمد و آل محمد علیہم السلام کے سامنے سرخرو ہوں اور شفاعت محمد و آل محمد علیہم السلام سے بہرہ ور ہوں (آمین ثم آمین)۔

سید ابرار حسین عابدی
(ٹرپل ایم اے)
ساؤتھ وزیرستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

از قلم حقیقت رقم فاضل اجل خطیب بے بدل علامہ قاضی شاہ مردان علوی دامت برکاتہ العالیہ

حضرت سیدہ شہربانو سلام اللہ علیہا کی ذات مقدسہ پر قبلہ حجتہ الاسلام والمسلمین محقق الحقائق العلامہ المجاہد السید محمد ابوالحسن الموسوی دام ظلہ' الوارف کی کتاب ملاحظہ کی۔ درحقیقت یہ کتاب آج کی علم طلب دنیا میں گرانقدر اضافہ ہے۔

مجاہد ملت علامہ موسوی قبلہ کی یہ فطرت ثانیہ رہی ہے کہ جب بھی کسی موضوع پر قلم اٹھاتے ہیں کہیں بھی تشنگی باقی نہیں رکھتے۔ اس سے قبل آپ پچاس سے زائد کتب ورسائل تالیف تصنیف کر چکے ہیں۔ جو کہ مولائے مشکل کشا حضرت علی مرتضٰی علیہ السلام کی امداد خاص سے شائع ہوئے ہیں۔ جبکہ آپ کی عمر شریف غالباً تینتالیس برس ہے اتنی کم عمری میں اتنی تعداد میں معیاری علمی و تحقیقی کتب کا لکھنا ان کی اعلٰی قابلیت خداداد بصیرت' وسعت نظر اور علم حدیث' فن رجال پر کامل عبور و دسترس کی بین دلیل ہے۔ ذلك فضل الله يوتيه من يشا والله ذوالفضل العظيم ایک طرف آپ بے مثل خطیب ہیں تو دوسری طرف ادیب مناظر بھی ہیں تو مبازر بھی اس کے ساتھ روحانیت کے اعلٰی ارفع مدارج پر فائز ہیں شریعت 'طریقت 'معرفت و حقیقت کے درس دیتے ہیں اور تشنگان روحانیت کو رحیق مختوم کے آب حیات سے سیراب کررہے ہیں۔ یہ کیوں ہو آخر حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی

شیر پاکستان مناظر اعظم حضرت علامہ قاضی سعید الرحمان العلوی الہاشمی قدس اللہ سرہ طیب اللہ تربۃ الزکیہ بھی سرکار علامہ مدظلہ کی روحانیت علمیت تحقیق و کرامت کا اعتراف فرماتے تھے۔ بے شک خداوند قدوس مذہب حقہ کے تبلیغ کے لئے کچھ خاص بندوں کو چن لیتا ہے انہی منتخب شدہ بندگان الٰہی میں سرکار محقق الحقائق محدث متجر عارف بصیر علامہ آقائی سید محمد ابوالحسن موسوی مشہدی کا شمار ہوتا ہے آپ ماہنامہ مجلّہ لسان صدق کے ذریعہ ۱۹۹۳ء سے مسلسل خدمت ملت کر رہے ہیں ہر ماہ علمی اور تحقیقی خزانے ملت جعفریہ کو دیتے ہیں۔ یہ علمی مقالات اپنی جگہ پر از خود مستقل کتب کی حیثیت رکھتے ہیں۔

خدا رکھے قوم کے سروں پہ تیرا سایہ قائم
کیے جا خدمت دین تخف من لومہ لائم

عرض یہ ہے کہ یہ کتاب سیدہ شہربانو سلام اللہ علیہا کی حیات طیبہ کے متعلق ایک عظیم کاوش ہے۔ اس سے بہت سارے حقائق منکشف ہوں گے جس سے شیعان حیدر کرار انشاء اللہ مستفید ہوں گے۔ اور آپ کی عمر مبارک کی درازی کی دعا بھی کریں گے۔ خداوند کریم علامہ موصوف جیسی عظیم ہستی کا وجود ہمیشہ سلامت رکھے (آمین)۔

والسلا

قاضی شاہ مردان علو

فہرست

حرف اول	2
باب اول	5
فصل اول	5
حضرت شہربانو سلام اللہ علیہا	6
شہزادی کا عالم خواب میں حضرت فاطمہ زہراؑ کی زیارت کرنا	7
بی بی حضرت شہربانوؑ کا مدینہ مدینہ میں ورود مسعود	11
حضرت شہربانوؑ کی مدینہ آمد	13
باب دوم	19
اصداف طاہرہ	19
پہلی دلیل	20
دوسری دلیل	21
تیسری دلیل	22
چوتھی دلیل	23
پانچویں دلیل	23
مثیل مسیح	24
نکتہ اول	24
نکتہ دوم تا نکتہ پنجم	26
چھٹی دلیل	27
ساتویں دلیل	27
رفث کا معنی جماع ہے	28
انسانی مراحل ولادت سے مافوق	30
حضرت علیؑ کا فرمان اول	30
افادہ	31
فرمان دوئم	31
آفتاب حقیقت کی ضیاء باری	32
مقصرین کا استدلال اور اس کا ابطال	33
پہلی روایت	33
دوسری روایت	35
تیسری روایت اور چوتھی روایت	36
ظہور اہلبیتؑ کیلئے لفظ خلق مناسب نہیں	38
حضرت خمینیؒ کا بیان حق	39
افادہ	
آٹھویں دلیل	40
دسویں دلیل	42
گیارہویں اور بارہویں دلیل	43
تیرھویں دلیل	45
چودھویں دلیل	46
پندرھویں دلیل	47
سولہویں دلیل	48
سترھویں دلیل	52

اٹھارھویں دلیل	52
انیسویں دلیل	53
نکات اعتقادیہ	54
بیسویں	54
مثیل موسیٰؑ	55
اول	
دوم، سوم	
نزول و ظہور آئمہؑ	56
فصل اول	
پہلی آیت	
فرمان امام جعفر صادقؑ	57
دوسری آیت	
تیسری آیت	
فصل دوم	59
تائید با تسدید	60
فصل سوم	62
کشف حقائق	65
اول، دوم	
سوم، چہارم، پنجم	
ناطق فیصلہ	66
افادہ	
باب چہارم	68
توثیق	70
ماتت فی نفاسہا والی روایت پر جرح	71

ابطال
ابطال استدلال
خلاصہ تحقیق
فصل دوم
باب پنجم
فصل اول
فصل دوم
اختلافات کا اجمالی خاکہ
حضرت شہربانوؑ اور حضرت ام لیلیٰؑ
باب ششم
حضرت شہربانوؑ کربلا میں موجود تھیں
باب ہفتم
حضرت شہربانوؑ سلام اللہ علیہا
کی روانگی بحکم امامؑ
شہریار سے ملاقات
توثیق
توثیق
روایت
علامہ آقا میرزا محمد کرمان
شاہیؒ فرماتے ہیں
توثیق
مفسرین کے مغالطہ کا رد
اول، دوم، سوم

چہارم
محل غیبت 105
ابواب الارض
حضرت امام حسینؑ کا اعلان 106
مرنجر کہاں گیا 107
غار عتیق
زیارت بی بی شہربانوؑ 111

اعجاز امامت

مظہر العجائب کے مظہر العجائب فرزند سید الشہداءؑ کا عظیم معجزہ

حضرت شہربانو سلام اللہ علیہا میمون نامی رہوار پر سوار ہو کر کوہ رے کی طرف تشریف لے گئیں۔ مخدومہ عالیہ صحرا کے سفر اور راستے کی تکلیف کے پیش نظر جب پریشان ہوئیں معلوم نہیں کس قدر قلبی تکلیف ہوئی ہوگی۔

اچانک ایک نقابدار سوار ظاہر ہوا جس کی معیت میں بی بی کوہ رے تک پہنچ گئیں جب استفسار فرمایا تو نقاب پوش نے نقاب چہرہ سے اٹھایا تو وہ غیر نہیں تھا بلکہ حضرت سید الشہداء علیہ السلام خود تھے جنہوں نے بعافیت اپنی غم زدہ زوجہ کو کوہ رے پہنچادیا۔

تحفۃ الذاکرین ص 259 مطبوعہ ایران

حضرت شہربانو سلام اللہ علیہا کا شہزادہ مشکل کشا ہے

ای عابد دشت کربلا ادرکنی	ای وارث شاه شهداء ادرکن
هم خسة تپ بودی وهم تشنه لب	ای بسته به زنجیر جفاادرکن

ان نورانی اشعار کو اگر حاجت مند سترہ دن بلاناغہ

ہر روز سترہ مرتبہ خلوص نیت سے

پڑھے انشاء اللہ حاجت پوری ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا

اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِیْمِ كَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا

حضرت سیدہ شہربانو سلام اللہ علیہا

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ السید محمد ابوالحسن الموسوی المشہدی مدظلہ

ایت الله شیخ علی اکبر نهاوندیؒ نے فرمایا

حضرت شہربانو مثل حوران بہشت ہیں

(انوارالمو اھب)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى جعلنا من المتوسلين بسيدتى شهر بانو ام الامام زين العابدين

وصلى الله على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين المعصومين

خصوصاً على الامام الهمام على ابن الحسين سيد الساجدين

ولعنة الله على اعدا هم ومنكرى فضائلهم من الجن والانس من الاولين والاخرين الى يوم الدين

حرف اول

حضرات آئمہ اطہار علیھم السلام کی امہات طیبات وطاھرات علیھن السلام کی عظمت وشان اور طہارت ونجابت کا بیان صدر اسلام ہی سے شیعیان حیدر کرار کا شعار رہا ہے ہمیشہ ہمارے علماء کرام نے اپنی کتب میں اس کو درج فرما کر اور خطیبوں اور ذاکرین وواعظین نے ممبر پر اس کو بیان فرمایا ہے۔ احیاء امر آل محمد کا فریضہ سر انجام دیا۔ ہمارا مذہب شیعہ خیر البریہ شروع ہی سے مصائب کا شکار رہا ہے اور داخلی وخارجی فتنوں کے باعث بہت سے حقائق بیان نہیں ہو سکے اور مومنین کے گوش حقیقت نیوش تک نہیں پہنچ پائے پھر بھی آل محمد علیھم السلام کا یہ معجزہ ہے کہ کسی نہ کسی طرح حقائق کتب قدیمہ کی گہرائیوں سے اہل تحقیق نکال کر پیش کرتے رہے ہیں اور آئندہ بھی حقیقت ارقام ہوتی رہے گی۔ منبر حسینیؑ اور مجالس ہماری بہترین درس گاہیں ہیں یہیں سے مومنین حسب استعداد اثمار علم سے فیض یاب ہوتے ہیں ذاکرین اور واعظین نہایت محنت شاقہ کے بعد مضامین فضائل ومصائب بیان کرتے ہیں اور جہاں کہیں سوال جواب ہو جائیں تو مذہب حقہ کا دفاع بھی کرتے ہیں۔ ہمارے مقدمین بزرگ ذاکرین اور واعظین جو کچھ بیان کرتے تھے۔ اس وقت کے جید علماء کرام سے اس کی تصدیق کرا کے پڑھتے تھے۔ پھر مقصرین ملاؤں کی فوج نے جب عقائد پر شب خون مارنا شروع کیا تو ذاکرین نے علماء حق کا ساتھ دل کھول کر ساتھ دیا اور ہر محاذ پر علماء حق کی آواز کو عوام تک پہنچایا۔

صدر الذاکرین مولانا غلام حیدر رکلوؒ سید الذاکرین شہنشاہ خطابت سید آغا

حسینؒ بھکر جیسے صاحب، علم و فضل ذاکرین کا اسوہ ہمارے سامنے ہے اسی طرح مرحوم ذاکر آل محمد غلام قنبر علیہ الرحمۃ شیخوپورہ کا بے مثل کردار تمام ذاکرین کے مشعل راہ ہے انہوں نے اپنے قصائد میں مقصرین کی خوب خبر لی ان پر حملے بھی ہوئے اور نقصان پہنچانے کی سعی لاحاصل بھی کی گئی مگر اس مرد حق پرست کی جبین پر شکن نہیں آئی۔ اسی طرح تمام ذاکرین نے ڈٹ کر علماء حق کا ساتھ دیا اور علماء حقہ میں ہمارے بزرگ علماء حضرت مبلغ اعظم علامہ مولی معظم محمد اسماعیل قدس سرہ نے "نصرت الذاکرین "اور ثقۃ الاسلام سرکار علامہ الحاج محمد بشیر انصاری مجتہد العصر طاب ثراہ نے "ذاکری کا شرعی مقام" لکھ کر ذاکرین کا بھرپور دفاع کیا ان بزرگ علماء کی سیرت پاک پر چلتے ہوئے ہم بھی ذاکرین وواعظین کا دفاع انشاء اللہ جہاد مقدس سمجھ کر پورے وسائل کے ساتھ کریں گے۔ اس لئے کہ ہم نصرت مظلوم کو واجب سمجھتے ہیں یہ تحریر بھی دفاع ذاکرین کی ایک کڑی ہے۔ عصر حاضر کے نامور خطیب فخر الواعظین مولانا ثقلین عباس گھلو سلمہ اللہ نے ام السادات حضرت بی بی شہر بانو سلام اللہ علیہا کے مصائب بیان کیئے جن کو ہمارے بزرگ ذاکرین اور خطیب بیان کرتے تھے تو سادہ لوح اور جاہل عوام نے ہا' ہو' کا شور مچا دیا اس آگ کو ہوا دینے میں ان صاحبان کا خصوصی غیبی اشارہ ہے جو عزیزم مولانا ثقلین عباس گھلو حفظہ اللہ سے معاصرانہ چشمک اور منبری رقابت رکھتے ہیں ورنہ موصوف جو کچھ بیان کر رہے ہیں وہ درست ہے اور اعلام کا تصدیق شدہ ہے اور وہ خود ماشاء اللہ عالم و فاضل صاحب مطالعہ خطیب وذاکر ہیں۔ ہاں اعتراض کا ایک باعث یہ ضرور ہے کہ بی بی شہر بانو سلام اللہ علیہا کا مصائب تقریباً تیس چالیس سال سے ایک خاص سازش کے تحت عوام کے گوش گزار نہیں کیا گیا بلکہ ماتت في

نفاسھا کے غیر تحقیقی باطل نظریہ کی ترویج کی گئی ہے۔اور جو چیز بار بار بیان نہ کی جائے۔لوگ بھول جاتے ہیں اس طویل عرصہ میں نئی نسل آگئی جس کو قطعاً بزرگ علماء وذاکرین کے مضامین کا علم نہ تھالہٰذا جہلاء کو شور مچانے کا موقع مل گیاہم نے اس مختصر کتاب میں امہات الائمہ علیھم السلام کی عظمت وجلالت رفعت وطہارت کو بیان کیاہے اور مخدومہ عالیہ ام السادات حضرت سیدہ شہربانو سلام اللہ علیھا پر جو اعتراض ہوئے ان سب کا جواب دیاہے اور مقصرین کی لن ترانیوں اوران کی دلیل علیل "ماتت فی نفاسھا" کہ معاذ اللہ نعوذباللہ من غضب اللہ حالت نفاس میں وفات ہوگئی کا مسکت جواب دے دیاہے اور شہزادیؑ کی طہارت کو شرح بسط سے واضح وآشکار کردیا۔اسی طرح مقتل کی قدیم کتب سے بی بی کے ایران والی روایت کو بھی قلمبند کیا ہے۔ بہر حال یہ ایک تاریخی معاملہ ہے اس پر شوروغوغا برپا کرنا درست نہیں۔ شروع سے علماء کا اس میں اختلاف رہاہے اورپاکستان میں ماضی قریب میں بزرگ عالم دین سرکار زبدۃ العلماء والمجتہدین علامہ آغامھدی لکھنوی قدس سرہ کی کتاب مستطاب بی بی شہربانوؑ بھی موجودہے ہم نے اپنی طرف سے کچھ بیان نہیں کیاسب بزرگوں کی تحقیقات بلاکم وکاست پیش کردی ہیں۔امید ہے ذاکرین وواعظین کے علاوہ مومنین کرام بھی اس سے کامل استفادہ فرمائیں گے۔ واللہ ولی التوفیق

باب اول

فصل اول:۔ چوتھے تاجدار امامت صاحب ولایت مطلقہ کلیہ اور خلافت الٰہیہ کے مسند نشین حضرت امام علی ابن الحسین زین العابدین علیہ السلام کو ابن الخیر تین کہا گیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد حق بنیاد ہے کہ پروردگار عالم نے اپنے بندوں میں سے صرف دو قبیلوں کو منتخب فرمایا۔ عرب میں قبیلہ قریش (بنو ہاشم) اور عجم میں سے ابن فارس کو اسی لئے حضرت امام سجاد علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے تھے انا ابن الخیر تین میں دو منتخب شدہ چنے ہوئے اصطفا شدہ قبیلوں کا فرزند ہوں۔ یہ اس لئے کہ آپ کے جد بزرگوار حضرت محمد مختار صلوٰۃ اللہ علیہ وعلیٰ الہ الاطہار قریش کے خاندان سے تعلق رکھتے تھے اور آپ کی والدہ گرامی بادشاہ یزدجرد شاہ فارس کی دختر بلند اختر تھیں ابو الاسود دیلمی نے اپنے شعر میں کہا ہے۔

ان غلاماً بین کسری و ھاشم
لاکرم من نبطت علیہ التمائم

وہ شہزادہ کہ جس کے نانا کسریٰ نوشیروان اور جس کے دادا حضرت ہاشمؑ ہو ظاہر ہے کہ وہ شہزادہ دنیا کے تمام بچوں سے زیادہ مکرم و معزز ہے۔ حسب کے لحاظ سے اشرف الناس اور نسب کے لحاظ سے اکرم الناس ہیں۔

آپ کی والدہ گرامی کا اسم مبارک شہربانوؑ ہے خولہ غزالہ سلافہ شاہ زنان دختر

یزدجرد کے علاوہ اور نام بھی ملتے ہیں مگر شہر بانوؑ کے نام پر زیادہ علماء نے اتفاق فرمایا ہے آیت اللہ شیخ عباس قمیؒ فرماتے ہیں شہر بانوؑ دختر یزدجرد بن شہریار بن پرویز بن ھرمز بن نوشیروان عادل بادشاہ ایران ملاحظہ ہو منتھی الامال جلد دوم باب ششم ص 1 مطبوعہ ایران

حضرت شہر بانو سلام اللہ علیھا کا خواب

آپ نے خود بیان فرمایا کہ مسلمانوں کے لشکر کی آمد سے قبل میں نے خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے اور آپ کے ساتھ حضرت امام حسین علیہ السلام بھی ہیں اور آپ نے ان سے میرا نکاح پڑھا اور جب صبح ہوئی تو میرے دل میں سوائے اس خواب کے اور کوئی بات نہ تھی اور جب دوسری شب آئی تو میں نے دختر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیدہ فاطمہ الزھراؑ سلام اللہ علیھا کو خواب میں دیکھا کہ میرے پاس تشریف لائی ہیں اور مجھے اسلام لانے کی دعوت دی۔ چنانچہ میں اسلام لے آئی۔ پھر مجھ سے فرمایا کہ مسلمان فتح پائیں گے اور تم عنقریب میرے فرزند امام حسین علیہ السلام کے پاس صحیح وسالم اس طرح پہنچو گی کہ تمہیں کسی برائی نے چھوا تک نہ ہو گا اور ایسا ہی ہوا کہ میں مدینہ میں اس حالت میں آئی۔

ملاحظہ فرمائیں!

بحار الانوار جلد 46 ص 11 مطبوعہ بیروت لبنان منتھی الامال ج2 ص2 مطبوعہ ایران

شہزادی کا عالم خواب میں حضرت فاطمہ زہراؑ کی زیارت کرنا

جناب شہربانوؑ دختر یزدجرد بادشاہ فارس فرماتی ہیں کہ میں نے اسیر ہو کرمدینہ پہنچنے سے پہلے عالم خواب میں دیکھا کہ ایک نورانی تخت آراستہ ہے اوراس پرایک بزرگ بہ جاہ وجلال نبوت تشریف فرماہیں اوران کے پہلومیں ایک جوان رعنا بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں نے ایسی پروقار صورتیں اس سے پہلے نہیں دیکھی تھیں۔ فرماتی ہیں کہ میں نے ان بزرگ کے بارے میں موجودہ کسی شخص سے سوال کیا کہ یہ بزرگ اور یہ جوان رعنا کون ہیں جواب ملا۔

نو برہفت باغ چرخ کہن　　　درۃ التاج عقل وتاج سخن
ہست این خواجہ مویدرای　　　احمد مرسل آن رسول خدای
ہمہ ہستی طفیل اومقصود　　　او محمد رسالتش محمود!
اینکہ بینی نشستہ باآن شاہ　　　این چون خورشید وآند گرچوں ماہ
پسر دختر رسولؐ خدا است　　　شمع پُرنور سید دومہ است
ہست محبوب عالمین این شاہ　　　نور چشم علی ولی اللہ

نام نامی حسینؑ خداخواندہ
مفخر عالمین خدا خواندہ

یعنی کہ یہ ساتوں آسمانوں کے باغ کا ثمر نو ہے یہ موتی ہے تاج عقل و سخن کا

یعنی کہ یہ عقل اول ہیں۔ یہ بزرگ احمد مرسل ہیں۔ یعنی خدا کے رسولؐ ہیں۔ یہ نہ ہوتے تو زمین و آسمان نہ ہوتا یہ مقصود کائنات ہیں خدا ان کو پیدا نہ کرتا تو زمین و آسمان کچھ بھی پیدا نہ کرتا۔ ان کا نام نامی محمدؐ ہے اور ان کی رسالت محمود یعنی پسندیدہ ہے۔ اور یہ جوان اور یہ جوان خوش رو کہ جو تخت پر بیٹھا ہوا ہے قمر آسمان نبوت ہے یہ بزرگ خورشید اور یہ جوان چاند ہے یہ جوان ان بزرگ یعنی رسولؐ خدا کی بیٹی کا فرزند ہے تمام عالمین کا محبوب ہے اور یہ نور چشم علیؑ ولی ہے نام نامی حسینؑ ہے۔ اور خود خدا نے اس کو کائنات کا سر تاپا فخر قرار دیا ہے بی بی کہتی ہیں کہ اس جوان رعنا کی زیبائی کے نقوش میرے لوح دل پر کھنچ گئے ناگاہ حضرت رسولؐ خدا نے مجھے طلب فرمایا۔ میں حاضر خدمت رسولؐ خدا ہوئی اور مجھ سے ارشاد فرمایا کہ میرے اس فرزند کو اپنا زوج قرار دے میں نے ازراہ حیاء و شرم سر نیچا کر لیا۔

اور بزبان حال یہ عرض کیا ؎

گر بدیں مژدۂ جان بیفشانم   در خورم زآنکہ ہست جانانم
گفتم ای ختم انبیای کبار   بر منت ہست منت بسیار
بست عقد مرا رسول مجید   داد بردست ہیکل توحید
ماہ درخشندہ دست من گرفت   من در آن ماہروی ماندہ شگفت

بسکہ دلشاد بودم وخرم
کہ زشادی زخواب برجستم

آپ میرا عقد اس جوانؑ سے کر دیجئے اور اس جوان رعنا۔ منفرد کائنات کے ہاتھ میں میرا ہاتھ دے دیجئے پس اس ماہ رخ نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔ اور خوش و خرم خواب سے بیدار ہوئی۔ جب بیدار ہوئی تو میرے بستر سے خوشتر از عنبر دمشک خوشبو آرہی تھی۔ چند روز اسی نشہ ءِ خواب خوشگوار میں گزارے پھر میں نے خواب میں ایک خاتون معظّمہ کو دیکھا کہ وہ تشریف لائی ہیں ان کے تشریف لانے سے میرا مکان روشن اور معطر ہو گیا ہے میں نے کسی سے دریافت کیا کہ یہ خاتون معظّمہ کون ہیں جواب ملا۔

گفت این بانوی حریم خدا است	فاطمہؑ دختر رسولؐ خدا است
گفت خاتون عالمین است این	فاطمہؑ مادر حسینؑ است این

یعنی کہ یہ خاتون حرم۔ خانہ زاد خدا ہیں علیؑ ولی کی زوجہ ہیں نبی پاک کی پاک دختر ہیں۔ تمام عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں یہی تو والدہ حسینؑ ہیں کہ جن کی زیارت کا شرف تجھے پہلے حاصل ہو چکا ہے میں نے اس وقت ان کے قدم چومے۔ اور بصد احترام ان کو سلام کیا۔ پھر میں نے عرض کیا کہ آپ کے نور نظر مجھے دیکھنے نہیں آتے روزانہ میرا غم بڑھ رہا ہے۔ وہ کونسا دن ہو گا کہ تشریف لائیں گے۔ جناب سیدہ عالمین فاطمہؑ زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا کہ غم مت کر عنقریب لشکر اسلام ایران پر حملہ کرے گا اور اسلام کو فتح نصیب ہو گی اور تو اسیر ہو کر مدینہ پہنچے گی اور دست غیر تجھ کو مس نہ کرے گا صحیح و سالم و باعفت تو مدینہ پہنچے گی اور تجھے میرا نور نظر مدینہ میں ملے گا۔ یہاں تک کہ وہ وقت آیا کہ مدینہ میں خبر پھیلی کہ دختران شاہ فارس اسیر ہو کر مدینہ ہی آئی ہیں۔ اور بصورت مذکورہ باطنی مسلمان ہو کر آقائے نامدار

پر جرح کرتے ہیں تاکہ حقیقت بے غبار اور آفتاب نصف النہار کی مثل آشکار ہو جائے۔

اصول کافی کتاب الحجت باب 110 پر ایک روایت ہے جس سے جہلاء استدلال کیا ہے کہ حضرت شہربانو سلام اللہ علیہا جناب عمرؓ کے دور حکومت میں مدینہ آئیں۔اس کے راوی ابراہیم بن اسحاق ' نصر بن مزاحم اور عمرو بن شمر ہیں جن کے متعلق علماء رجال نے تحقیق کے بعد یہ فرمایا ہے

راویان پر جرح و تعدیل

ابراہیم بن اسحاق الاحمر کے متعلق شیخ طوسی نے لکھا ہے۔وہ علم حدیث میں ضعیف اور دین کے لحاظ سے متہم تھا۔رجال کشی میں شیخ نے اس کا شمار ان لوگوں میں کیا۔ جنہوں نے اہل بیت سے روایت نہیں کی۔ابن غضائری نے لکھا ہے اس کی احادیث میں ضعف اور دین میں غلو پایا جاتا ہے۔

رجال مامقانی جلد1 ص13 مطبوعہ ایران

عبدالرحمٰن بن عبداللہ خزاعی یہ بالکل مجہول الحال ہیں نہ شیعہ کتب میں ان کا تذکرہ نہ اہل سنت کے کتب رجال میں کوئی ذکر ہے۔

عمرو بن شمر علامہ نجاشی علامہ مامقانی فرماتے ہیں۔یہ امام صادقؑ سے روایت کرتا ہے۔مگر بہت ضعیف ہے۔ابن غضائیری نے بھی اس کو ضعیف اور ناقابل اعتماد کہا ہے نیز صاحب مراۃ العقول بھی اس کی تضعیف کے قائل ہیں۔

رجال مامقانی ج2 ص332 مطبوعہ ایران

نصر بن مراحم علامہ نجاشی کا یہ قول ہے کہ یہ ضعیف رواۃ سے بھی روایت کرتا تھا۔ رجال مامقانی جلد 3 ص 270 مطبوعہ ایران علامہ مجلسی نے اپنی کتاب مراۃالعقول شرح اصول کافی میں روایت کو ضعیف قرار دیا ہے پس جو روایت روایۃً ودرایۃً نا قابل اعتماد ہو اس کا سہارا لینا جائز نہیں۔

دوسری روایت کہ یہ دور جناب عثمانؓ میں آئیں ہوں۔ جو بحار الانوار سے پیش کی جاتی ہے۔ جس کے راوی محمد بن یحییٰ الصولی اور عون بن محمد الکندی ہیں۔ یہ روایت بھی رواۃ کے اعتبار سے نا قابل اعتبار ہے۔ ان راویوں کا شیعہ کتب رجال میں یا کہیں اور تذکرہ نہیں۔ اہل سنت کتب میں جو تذکرہ ہے۔ وہ یہ ہے۔ ابو احمد بن ابو عشاء کے ذریعے سے یہ خبر ملی ہے کہ ابو احمد عسکری کی طرف غلط روایات منسوب کرتا تھا۔ جس طرح صولی خود غلابی کی طرف اغلاط کو نسبت دیتا تھا۔ اور جس طرح غلابی تمام محدثین کی طرف سے خود غلط روایتیں بیان کرتا تھا۔ لسان المیزان جلد 5 ص 428 عون بن محمد کندی اخباری تھے۔ ان سے سوائے صولی اور کسی نے روایت نہیں لی۔ لسان المیزان جلد 4 ص 388۔

جب راوی ہی ضعیف نا قابل اعتبار ہوں تو پھر دیوار تحقیق اس پر کیسے استوار ہو سکتی ہے۔ ؎ یہ تھے دو حساب سو بے باک ہو گئے۔

فصل دوم:۔ حضرت شہربانو سلام اللہ علیہا کی مدینہ منورہ آمد

آیت اللہ آقائے سید علی حیدر صاحب قبلہ طاب ثراہ فرماتے ہیں آپ کی

والدہ کے حالات میں مورخین کے درمیان شدید اختلاف ہے پہلا اختلاف نام میں ہے۔ بعض غزالہ۔ شاہ زنان بنت یزد جرد۔ بعض سلافہ۔ بعض شہربانو بعض جید اور بعض برہ بنت النوشجان کہتے ہیں لیکن سید المحققین جناب شیخ مفید وعلامہ طبرسی وغیرہ آپ کا نام شاہ زنان بنت کسریٰ یزد جرد لکھتے ہیں ممکن ہے اصل نام یہی اور مشہور شہربانو ہو۔ دوسرا اختلاف اس میں ہے کہ آپ اپنے وطن (ایران) سے مدینہ میں کب آئیں اور حضرت امام حسینؑ کی زوجیت سے کیونکر مشرف ہوئیں۔ اس امر میں کئی قسم کی روایتیں ملتی ہیں لیکن مشہور صرف دو ہیں پہلی یہ کہ آپ حضرت عمر کے زمانے میں فتح مدائن کی غنیمت میں اپنی دوسری بہنوں کے ساتھ تشریف لائیں اور جناب امیر علیہ السلام نے آپ کو خرید کر حضرت امام حسینؑ کی زوجیت میں دے دیا۔ اور دوسری یہ کہ حضرت امیر المومنینؑ نے حریث بن جابر کو بعض بلاد مشرق (ایران) کا گورنر مقرر کر کے بھیجا تھا اس نے جناب شاہ زنان کو اپنی بہنوں کے ساتھ جناب امیرؑ کے پاس بھیجا اور حضرت نے آپ کی شادی امام حسینؑ سے کر دی۔ پہلی روایت کہ خلیفہ دوم کے زمانے میں فتح مدائن کی غنیمت میں آئیں اس وجہ سے غلط معلوم ہوتی ہے کہ مورخین کا اتفاق ہے کہ مدائن ماہ صفر 16ھ میں فتح ہوا۔ معجم البلدان جلد 7 صفحہ 413 اردو ترجمہ فتوح العجم از واقدی ص 160 تاریخ ابو الفدا جلد 1 صفحہ 161 تاریخ کامل جلد 2 صفحہ 197 تاریخ ابن خلدون جلد 2 ص 100 فتوحات اسلامیہ جلد 1 ص 90 تاریخ طبری جلد 4 ص 168 وغیرہ اور یزد جرد 14ھ کے شروع میں تخت نشین ہوا ہے۔ تاریخ طبری جلد 2 ص 169 وکامل جلد 1 ص 178 وابن خلدون

جلد 2 ص 87 وابوالفدا جلد 1 ص 56 وغیرہ [illegible]

15ھ ہجری میں ہوئی ہے اور تخت نشینی کے وقت یعنی 16ھ ہجری کے شروع میں یزدجرد کی عمر 22 سال سے زیادہ نہیں ہو سکتی اور وہ عرب جیسے گرم ملک کا باشندہ نہیں تھا کہ 14 سال کی عمر میں عورتوں سے مباشرت کے قابل ہو جاتا۔ ضرور 17۔18 سال کی عمر میں اس کی شادی ہوئی ہو گی۔ اب اگر جناب شہربانو یزدجرد کی پہلی اولاد بھی مانی جائیں اور یزدجرد کے اٹھارہویں سال بھی پیدا ہوئی ہوں تو فتح مدائن کے وقت ان کی عمر کسی طرح پانچ چھ سال سے زائد نہیں ہو سکتی۔ اس وقت حضرت عمر کا ان کو امام حسینؑ کی زوجیت کے لئے بخشنا یا جناب امیرؑ کا خرید کر امام حسینؑ سے ان کی شادی کرنا بالکل خلاف عقل ہے۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شادی اس وقت ہوئی جب آپ 25 سال کے تھے۔ جناب امیرؑ کی شادی بھی اس وقت ہوئی جب آپ 25 سال کے تھے۔ پھر امام حسینؑ کے ساتھ یہ دشمنی کیوں کی جاتی کہ جب آپ نہ 25 سال کے ہوئے نہ 20 سال کے نہ 18 سال کے بلکہ صرف 12 سال کے تھے کہ شہربانو آپ کے حوالہ کر دی جاتیں! غرض کسی طرح حضرت عمر کے زمانہ میں شہربانو کا مدینہ آنا اور حضرت امام حسینؑ کی زوجیت میں داخل ہونا درست معلوم نہیں ہوتا۔ زمانہ حال کے نامور مورخ شمس العلماء مولوی شبلی نعمانی صاحب کی تحقیق بھی یہی ہے۔ لکھتے ہیں "اس موقع پر حضرت شہربانو کا قصہ جو غلط طور پر مشہور ہو گیا ہے۔ اس کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ عام طور پر یہ مشہور ہے کہ جب فارس فتح ہوا تو یزدجرد شہنشاہ فارس کی بیٹیاں گرفتار ہو کر مدینہ میں آئیں۔ حضرت عمر نے عام لونڈیوں کی طرح بازار میں ان کے بیچنے کا حکم دیا لیکن حضرت علیؑ نے منع کیا کہ خاندان شاہی کے ساتھ ایسا سلوک جائز نہیں۔ ان لڑکیوں کی قیمت کا اندازہ کرا [illegible]

کسی کے اہتمام اور سپردگی میں دی جائیں اور اس سے ان کی قیمت اعلیٰ سے اعلیٰ شرح پرلی جائے۔ چنانچہ حضرت علیؑ نے خود ان کو اپنے اہتمام میں لیا اور ایک امام حسینؑ کو ایک محمد بن ابی بکر کو ایک عبداللہ بن عمر کو عنایت کیں۔ اس غلط قصہ کی حقیقت یہ ہے کہ زمخشری نے جس کو فن تاریخ سے کچھ واسطہ نہیں۔ ربیع الابرار میں اس کو لکھا اور ابن خلکان نے امام زین العابدینؑ کے حال میں یہ روایت اس کے حوالہ سے نقل کر دی لیکن یہ محض غلط ہے اولاً تو زمخشری کے سوا طبری ابن ایثر۔ یعقوبی۔ بلاذری۔ ابن قتیبہ وغیرہ کسی نے اس واقعہ کو نہیں لکھا اور زمخشری کا فن تاریخ میں جو پایہ ہے وہ ظاہر ہے اس کے علاوہ تاریخی قرائن اس کے بالکل خلاف ہیں۔ حضرت عمر کے عہد میں یزدجرد اور خاندان شاہی پر مسلمانوں کو مطلق قابو نہیں حاصل ہوا۔ مدائن کے معرکہ میں یزدجرد۔ مع تمام اہل وعیال کے دارالسلطنت سے نکلا اور حلوان پہنچا۔ جب مسلمان حلوان پر چڑھے تو وہ اصفہان بھاگ گیا اور پھر کرمان وغیرہ میں ٹکراتا پھرا۔ مرو میں پہنچ کر 30 ہجری میں جو حضرت عثمان کی خلافت کا زمانہ ہے مارا گیا۔ اس کی آل واولاد اگر گرفتار ہوئے ہوں گے تو اسی وقت گرفتار ہوئے ہوں گے۔ مجھ کو شبہ ہے کہ زمخشری کو یہ بھی معلوم تھا یا نہیں کہ یزدجرد کا قتل کس عہد میں ہوا۔ اس کے علاوہ جس وقت کا یہ واقعہ بیان کیا جاتا ہے اس وقت امام حسین علیہ السلام کی عمر 12 سال کی تھی کیوں کہ جناب ممدوح ہجرت کے پانچویں سال پیدا ہوئے اور فارس 17 ہجری میں فتح ہوا۔ اس لئے یہ امر بھی کسی قدر مستبعد ہے کہ حضرت علیؑ نے ان کی نابالغی میں ان پر اس قسم کی عنایت کی ہو گی۔ اس کے علاوہ ایک شہنشاہ کی اولاد کی قیمت نہایت گراں قدر رہائی ہو گی اور حضرت علیؑ نہایت زاہدانہ اور فقیرانہ

زندگی بسر کرتے تھے۔ غرض کسی حیثیت سے اس واقعہ کی صحت پر گمان نہیں ہو سکتا"
(الفاروق جلد 2 ص 172) مذکورہ بالا وجوہ کے علاوہ ایک اور زبردست وجہ ایسی ہے
جس سے اس قصہ کا غلط ہونا یقینی ہو جاتا ہے وہ یہ کہ جناب امیرؑ کے دو صاحبزادے
تھے۔ امام حسنؑ و امام حسینؑ اور 16 ہجری میں دونوں نابالغ تھے لیکن امام حسنؑ پھر بھی
بڑے تھے۔ اگر جناب امیرؑ نے اپنے فرزند سے شادی کے لئے جناب شہربانوؑ کو تجویز
بھی کیا تو حضرت امام حسنؑ کو کیوں نہیں دیا۔ یا حضرت ہی سے شادی کیوں نہیں کی؟
بڑے لڑکے کی فکر پہلے ہوتی ہے۔ پس اگر واقعاً جناب شہربانو 16 ہجری میں مدینہ
آتیں اور حضرت عمر حضرت امیر المومنینؑ علی علیہ السلام کے فرزند کو مرحمت
فرماتے تو یہ بڑے صاحبزادے امام حسنؑ کے حصہ میں آتیں نہ امام حسینؑ کے۔ رہی
دوسری روایت کہ حضرت امیرالمومنینؑ کی ظاہری خلافت میں آپ آئیں
اور حضرتؑ نے امام حسینؑ سے ان کی شادی کر دی۔ یہ البتہ ایسی ہے جو نقل اور عقل
سے صحیح ثابت ہوتی ہے مورخین نے لکھا ہے کہ حضرت امیرالمومنینؑ نے حریث بن
جابر جعفی کو بعض بلاد (مشرق) خراسان کا والی مقرر کر کے بھیجا اور حریث نے یزدجرد کی
دو بیٹیاں حضرت کی خدمت میں ایران سے بھیجیں۔ حضرت نے ایک بیٹی شہربانو
اپنے صاحبزادے امام حسینؑ کو دی اور دوسری بیٹی گیہان بانو محمد بن ابی بکر کے حوالہ
کی۔ جناب شہربانو سے حضرت امام زین العابدین اور گیہان بانو سے قاسم بن محمد پیدا
ہوئے (روضۃ الصفا جلد 3 صفحہ 9 مطبوعہ نولکشور علامہ اربلی نے کشف الغمہ مطبوعہ
ایران ص 201 میں علامہ طبرسی علیہ الرحمہ نے اعلام الوریٰ 151 میں نیز جامع
التواریخ صفحہ 149 د عمدۃ الطالب ص 171 میں بھی اسی روایت کو اختیار کیا ہے نیز

دوسری کتب تاریخ وحدیث میں بھی یہی روایت ہے اور عقلاً بھی اس کی صحت پر گمان ہوتا ہے کیونکہ جناب امیرؑ کی خلافت 36ھ ہجری سے 40 ہجری تک تھی۔ اس زمانہ میں جناب شہر بانو کی عمر بھی کافی تھی اور حضرت امام حسینؑ بھی تیس سال سے زیادہ عمر کے تھے۔ اور حضرت امام حسنؑ کی شادی اس سے پہلے ہو چکی تھی۔

ملاحظہ فرمائیں! تاریخ آئمہ ص 285/283 مطبوعہ لاہور

باب دوم:-

اصداف طاھرہ

اعلیٰ ظرف ہمیشہ اعلیٰ مظروف کے لئے ہوتا ہے جتنی اعلیٰ اور قیمتی شے ہوگی اس کا ظرف بھی اعلیٰ اور نفیس ہوگا۔ پروردگار مطلق نے حجت خدا کو جب لباس بشری میں ملبوس کر کے کرہ ارض پر رہنے والوں میں بھیجنا چاہا تو اس نور اقدس کو جو کہ طیب وطاہر بلکہ مطہر ہے۔ اس کے حاملین کو بھی طاہر و مطہر بنایا اور اصداف طاھرہ سے اس کے نور کی کرہ ارض پر تجلی فرمائی۔ اس مسئلہ پر براھین قاطعہ و دلائل ساطعہ وارد ہیں ان سے چند دلائل پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں۔

طاھرہ و مطٰہرہ کا معنیٰ کیا ہے؟

ارشادی باری تعالیٰ ہے۔

واذقالت الملائکه یا مریم ان الله اصطفاك وطهرك واصطفاك على نساء العالمين 3سوره آل عمران آیت 42

رئیس المحدثین علامہ محمد باقر مجلسی قدس سرہ ترجمہ فرماتے ہیں۔

یاد آور و وقتی را کہ ملائکہ گفتند ای مریمؑ بدرستیکہ خدا تورا برگزید بتوفیق عبادت وبندگی باولادت حضرت عیسیٰؑ اور مطہر و پاکیزہ گرادنید تو را از لوث معصیت و کفر و اخلاق ناپسندہ و کثافات خون حیض و نفاس و استحاضہ و برگزیدہ تو را و زبانی دار بر زنان

کتاب شریف حیات القلوب جلد اول ص387 مطبوعہ ایران

یعنی اس وقت کو یاد کرو جب فرشتوں نے کہا کہ اے مریمؑ پروردگار نے آپ کو توفیق عبادت وبندگی اور ولادت عیسیٰؑ کے ساتھ چن لیا اور مطہر اور پاک فرمایا ہے آپ کو کفر واخلاق اور عادات ناپسندہ سے ملوث ہونے اور کثافات خون حیض ونفاس و استحاضہ سے اور چن لیا ساتھ زیادہ فضیلت کے عالمین کی خواتین پر۔

رئیس المحدثین نے طھرك کا معنی معصیت واخلاق ناپسندہ کے ساتھ ملوث ہونے کثافت خون حیض ونفاس استحاضہ سے پاک ہونا مراد لیا ہے۔ حجت خدا کی والدہ کو خود خداوند عالم کثافات حیض ونفاس سے طاہر ومطہر فرماتا ہے۔ اور عوارض نسوانیہ سے پاک مخدرہ معظّمہ مجللہ کو احادیث و روایات اور زیارات میں طاہرہ کہا گیا ہے۔ جس کا ثبوت ہم پیش کر رہے ہیں۔

پہلی دلیل:۔

حضرت حوا سلام اللہ علیہا مطہرہ ہیں

حضرت کشاف الحقائق امام جعفر صادق علیہ السلام عمل امِ داودؑ میں فرماتے ہیں۔

(جو رجب المرجب کو کیا جاتا ہے۔ تمام کتب ادعیہ میں موجود و مشہور ہے)

صلوٰت علی حوّا میں وارد ہے

اللھم صل علی امنا حوا المطهرة من الرجس المصفاة من الدنس المفضلة مَن الانس المترددة بین محال القدس

ملاحظہ فرمائیں! مفاتیح الجنان ص249 مطبوعہ ایران

زادالمعاد ص 27 مطبوعہ ایران

اے اللہ درود بھیج ہماری والدہ گرامی حوا سلام اللہ علیھا پر جو کہ مطہرہ ہے رجس سے اور مصفات ہیں ہر دنس سے انسانوں میں مفضلہ ہے اور متردده محال قدس الہیہ ہے۔

دوسری دلیل:۔

حضرت آمنہ سلام اللہ علیھا طاہرہ و مطہرہ ہیں

خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا فرمان واجب الاذعان

لم ازل نیقلنی الله من اصلاب الطاهرین الی ارحام المطهرات حتیٰ اخرجنی من عالمکم هذا۔

اعتقادات صدوق ص مطبوعہ قم ایران

ریاحین الشریعہ جلد دوم ص 389 مطبوعہ ایران

یعنی میرا نور ہمیشہ اصلاب طاہرہ اور ارحام مطہرہ میں منتقل ہوتا رہا یہاں تک کہ اس ظاہری عالم میں آگیا۔

حتیٰ اخرجنی من عالمکم هذا کا اصلی معنی کیا ہے

اس حقیقت نورانی اور مقام معنوی کو آیت اللہ امام خمینی طاب ثراہ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا کہ

"ایشانند قبلہ کل عالم در ہر عالمی از عوالم بر حسب اہل آں تا آنکہ ظاہر شدند درعالم جسمانی بهیکل بشری خلقکم الله ' انواراً فجعلکم بعرشه

محدقین حتیٰ من علینا بکم فجعلکم فی بیوت اذن اللہ ان ترفع ویذکرفیھا اسمہ"

ملاحظہ فرمائیں!

پرواز در ملکوت جلد اول ص274 مطبوعہ ایران

حضرات معصومین علیہم السلام ہر عالم کیلئے قبلہ رہے اور ہر عالم میں اس عالم کے مطابق ظہور پذیر ہوتے رہے حتیٰ کہ اس عالم جسمانی میں بشری شکل میں ظاہر ہوئے جیسا کہ زیارت جامعہ میں ہے۔اے آل محمدؐ آپ کو اللہ نے نور پیدا کیا۔ جو اس کے عرش کو گھیرے ہوئے تھا حتیٰ کہ آپ کی بدولت ہم پر یہ احسان فرمایا کہ آپ کو عرش سے نازل فرما کر ان گھروں میں اتار کر ٹھہرا دیا جن کی تعظیم کا اس نے حکم دیا اور یہ حکم دیا کہ صبح وشام ان گھروں میں اس کے نام کا ذکر کیا جائے"

تیسری دلیل :-

امام در حق او میفرماید

واللہ مافی بنات مکہ مثلھما لانھا المتحشمۃ ونفسھا طاھرۃ مطھرۃ عفیفۃ ادیبۃ فصیحۃ بلیغۃ وقدکساھا اللہ جمالا لایوصف

ملاحظہ فرمائیں! ریاحین الشریعہ جلد دوم ص387 مطبوعہ ایران

امام معصومؑ نے ان کے حق میں فرمایا کہ مخدومہ عالیہ سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا خدا کی قسم خواتین مکہ میں ان کے مثل کوئی نہ تھی کیونکہ آپ بے مثل جلال و احتشام کی مالکہ تھیں جن کا نفس طاہر ومطہر تھا وہ عفیفہ پاکباز ادیبہ فصیحہ وبلیغہ تھیں اللہ نے ان کو ایسا جمال عطا فرمایا تھا جس کا وصف بیان نہیں کیا جا سکتا

چوتھی دلیل:۔

حضرت آمنہ سلام اللہ علیہا کا آخری بیان

حضرت آمنہ سلام اللہ علیہا کا جب وقت وفات آیا تو مخدومہ عالیہ نے کمال فصاحت وبلاغت کے ساتھ ارشاد فرمایا!

کل حی میت وکل جدید بال وکل کثیریفنی وانامیة وذکری باق وقد ترکت خیراً ولدت طهراً والسلام

ملاحظہ فرمائیں !ریاحین الشریعہ جلد دوم ص387 مطبوعہ ایران

یعنی ہر زندہ کے لئے موت ہے اور ہر نئی چیز نے بوسیدہ وپرانا ہونا ہے۔اور ہر کثرت کے لئے فنا ہے میں مرنے والی ہوں لیکن میرا ذکر ہمیشہ باقی رہے گا کیونکہ ایک نیک اور طاہر اولاد چھوڑ کر جا رہی ہوں۔والسلام

پانچویں دلیل:۔

حضرت فاطمہ بنت اسد سلام اللہ علیہا کی طہارت

حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی والدہ گرامی حضرت فاطمہ بنت اسد سلام اللہ علیہا کی زیارت جو آپ کی وفات کے دن یعنی بارہ رجب المرجب کو جنت البقیع میں پڑھی جاتی ہے اس میں وارد ہے۔

السلام علیك وعلیٰ روحك وبدنك الطاهر

بحار الانوار جلد100 ص219 مطبوعہ بیروت

مفاتیح الجنان ص559 مطبوعہ ایران

سلام ہو آپ پر اور آپ کی پاکیزہ روح اور طاہر بدن پر۔ یعنی اس جسم نازنین پر جو ہر رجس سے پاک ہے

مثیل مسیح

قال جابر بن عبدالله الانصاری سالت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم عن میلاد امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیه اسلام فقال آه آه لقد سالتنی خیرمولود ولد بعدی علی سنة المسیح علیه السلام

روضۃ الواعظین ص77 مطبوعہ ایران

بحار الانوار جلد35 ص10 مطبوعہ بیروت

جناب جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میلاد حضرت امیر المومنینؑ کے متعلق سوال کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آہ کے بعد فرمایا تم نے مجھ سے مولود خیر کے متعلق سوال کیا ہے جو میرے بعد مسیح ابن مریم علیہ السلام کے طرح پیدا ہوا ہے۔

ولادت مسیح علیہ السلام اور نکات معنوی

نکتہ اول

(ا) حضرت مریم علیھا السلام کے پاس جناب جبرئیلؑ آئے اور ایک پھونک ماری۔ تین گھنٹے بعد حضرت مسیح علیہ السلام کی ولادت ہوئی۔ ریاحین الشریعہ جلد پنجم

جناب جبریل امین بشری لباس میں ظاہر ہوئے اور حضرت مریمؑ کے گریبان پر پھونک ماری درھمان ساعت مریم حاملہ شد درھمان ساعت ولد دررحم اوبجمال رسید

اسی وقت مریم سلام اللہ علیہا حاملہ ہوئیں اوراسی وقت حمل مسیح کمال کو پہنچ گیا۔ایک روایت میں ہے کہ 9 گھنٹے بعد ولادت مسیح ہوگئی یعنی ہر ماہ ایک گھنٹے میں تبدیل ہو گیا۔

تفسیر صافی جلد دوم ص 41 مطبوعہ ایران

تفسیر شریف لاھیجی جلد سوم ص12 مطبوعہ ایران

یقیناً آئمہ اہل بیتؑ تمام انبیاؑ ماسبق پر فضیلت رکھتے ہیں تو ماننا پڑے گا اگر حضرت مسیحؑ کی والدہ گرامی حیض ونفاس سے طاہرہ مطہرہ ہیں تو پھر حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کی والدہ ہوں یادیگر آئمہ اطہار کی امہات صلوٰت اللہ علیھم اجمعین۔ یہ سب مخدرات حیض ونفاس سے پاک وپاکیزہ اور طیبہ وطاھرہ ہیں۔ اسی حدیث میں جس کی ایک سطر ہم نے شروع میں بیان کی اس میں وارد ہے۔

ثم نقلنا من صلبه فی الاصلاب الطاهره والی الارحام الطیبه

یعنی ہمارے انوار اصلاب طاھرہ وارحام مطہرہ طیبہ میں منتقل ہوتے ہیں۔

بحارالانوار جلد35 ص10 سطر11/10

(ب) دوسری روایت میں جو کہ محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ نفخ روح کے ایک گھنٹہ بعد ولادت مسیح ہوئی۔

نکتہ دوم

حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام پیدائش میں انسانی مراحل سے نہیں گذرے یہ ان کی فضیلت تمام نوع انسان پر مسلم وثابت ہے حضرات محمد وآل محمد علیھم السلام انبیاءؑ ماسبق پر فضیلت رکھتے ہیں۔ لہٰذا ان کا ورود مسعود یقیناً ولادت مسیح سے بھی افضل واشرف ہے۔

نکتہ سوم

حضرت مریم علیھا السلام کو تکلیف بھی محسوس ہوئی مگر امھات آئمہ علیھم السلام اس سے پاک ہیں۔

نکتہ چہارم

حضرت مریم علیھا السلام کو پیدائش مسیحؑ کے وقت بیت المقدس چھوڑنے کا حکم تھا مگر ابو الائمہؑ کی والدہ گرامی نے کعبہ میں وہ شرف حاصل کیا جو تمام عوالم میں کسی کو بھی حاصل نہیں ہوا۔

نکتہ پنجم

چونکہ حضرات محمدؐ وآل محمد علیھم السلام جمیع عوالم امکانیہ علویہ وسفلیہ پر حجت خدا ہیں دیگر عوالم میں رہنے والی مخلوق کے مراحل پیدائش ہم سے مافوق اور جدا ہیں لیکن ظہور حجت خدا تمام عوالم میں ثابت ہے لہٰذا ان عوالم میں حضرات طاھرین صلوٰۃ اللہ علیھم اجمعین کی تجلیات وتشرفات کیسے ہیں؟ اس کی حقیقت کے بیان سے ہماری زبان قاصر ہے۔

گویند خلق غالیم بثنائے تو یا علیؑ

[illegible] تو قاصرم

چھٹی دلیل:-

بتول کبریٰ علیہا السلام معدن عصمت وطہارت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس بی بی کو حیض ونفاس نہ ہو اسے بتول کہتے ہیں بنات انبیاؑ کے لئے حیض مکروہ ہے۔

معانی الاخبار ص 64 حدیث 17 مطبوعہ ایران

بحار الانوار جلد 43 ص 15 مطبوعہ بیروت لبنان

عوالم العلوم والمعارف جلد ششم ص 34 مطبوعہ ایران

ساتویں دلیل:-

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں انما سمعت فاطمه بنت محمد الطاهرة لطهار تها من كل دنس وطهارتهامن كل رفث ومارات قط يوماً حمرة ولا نفاساً

ملاحظہ فرمائیں:-

بحار الانوار جلد 43 ص 19 حدیث 20 مطبوعہ بیروت

عوالم العلوم والمعارف جلد 6 ص 35 مطبوعہ ایران

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا طاہرہ ومطہرہ ہیں ہر نجاست وکثافت سے اور طاہرہ وپاکیزہ ہیں ہر رفث سے اور ان کا کبھی نہ حیض دیکھا گیا اور نہ خون نفاس۔

رفث کا معنی کیا ہے

(ا) احل لکم لیلة الصیام الرفث الی نسائکم هن لباس لکم
سورہ بقرہ آیت 187

ماہ صیام کی راتوں میں اپنی عورتوں سے مباشرت تمہارے لئے حلال ہے کہ وہ تمہاری بیویاں تمہارا لباس ہیں۔

(ب) فمن فرض فیهن الحج فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج سورہ بقرة آیت 197

جب حج کی نیت سے احرام باندھ لے تو نہ بیوی کے ساتھ جماع اور نہ کوئی گناہ اور نہ جنگ وجدال الخ

رفث کا معنیٰ جماع ہے

قرآن کی آیات کی روشنی میں رفث جماع و مباشرت کو کہا گیا ہے اور حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے متعلق حدیث میں واضح موجود ہے طهارتها من کل رفث۔ معصومہ عالیہ ہر رفث سے طاہرہ مطہرہ ہے۔

خانہ عصمت وطہارت دیگر لوگوں کی عادات و مراحل ولادت سے مافوق ہے اس حقیقت معنوی کو پروردگار نے اس طرح واضح فرمایا ہے۔

مرج البحرین یلتقیان بینهما برزخ لایبغیان (سورۃ الرحمٰن)

اللہ تعالیٰ نے دو بحر جاری فرمائے جن کے درمیان حد فاصل ہے اس سے تجاوز نہیں کرتے۔

تمام شیعہ مفسرین اور اہل سنت مفسرین نے بھی لکھا ہے کہ بحریں سے مراد حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام اور حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا

بینھما بررخ سے مراد حجاب عصمت ہے حصول اولاد کے لئے نوع انسان کے مرد اور عورت تو جماع کرتے ہیں مگر نوع لاھوتی کے افراد ان افعال حیوانیہ سے منزہ ومبرہ ہیںمرج البحرین۔ یلتقیان بینھما برزخ لایبغیان بحرعلیؑ وبحر فاطمی ملے نہیں کیونکہ درمیان میں برزخ کبریٰ ہے مگر۔ یخرج منھما اللولووالمرجان حسنین علیھم السلام ظاہر ہوئے ہیں' یہ سرالاسرار ہے جسے نہ تو سمجھا جا سکتا ہے نہ سمجھایا جا سکتا ہے اس مقام معنوی کے متعلق کشاف الحقائق امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے۔

ان امرنا سرفی سروسر مستسروٌ سره یفید الاسروسرعلی سروسرمقنع بسر

بصائرالدرجات جز اول ص28

تحقیق ہمارا امر راز در راز ہے اور وہ راز پوشیدہ ہے اس راز کو کوئی نہیں جانتا مگر وہ راز در راز ہے"

(ب)دوسری حدیث میں فرمایا۔

ان امرنا ھوالحق وحق الحق وھو الظاھر وباطن الباطن وھو السر وسراسر وسر المستسروسر مقنع بالسر

بصائرالدرجات جز اول ص29

ہمارا امر حق ہے اور حق الحق ہے اور وہ ظاہر ہے اور اس کا باطن ' اور باطن کا باطن ہے اور وہ راز ہے اور راز در راز ہے اور وہ راز پوشیدہ اور اس راز کو کھولا نہیں گیا۔

عنقا شکار کس نشوو دام باز گیر

خاندان عصمتؑ وطہارت کے احوال ازدواج واولاد نوع انسانی سے مافوق ہیں

چونکہ حضرات محمدؐ وآل محمد علیھم السلام خلق اول ہیں لہٰذا وہ تمام دنیاوی معاملات میں نوع انسانی سے مافوق ہیں اس سلسلہ میں فرامین معصوم علیہ السلام زیب قرطاس کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

(الف) حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا فرمان واجب الاذعان

نزھونا عن الربوبية وارفعواعنا حظوظ البشرية يعنى الحظوظ التى تجوز عليكم فلا يقاس بنا احد من الناس ۔

مشارق انوار الیقین ص69 مطبوعہ بیروت لبنان

بحر المعارف ص400 مطبوعہ ایران

القطرہ من بحار المناقب النبی العترۃ جلد 1 ص 87 مطبوعہ نجف اشرف

طوالع الانوار ص43 مطبوعہ ایران

ہمیں منزل توحید سے نیچے رکھو اوران لوازمات بشریہ سے بلند رکھو جو تمہارے لئے ہیں اور نوع انسانی کے افراد میں کسی سے بھی ہمارا قیاس نہیں ہو سکتا۔

افادہ

حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلواۃ والسلام کے اس فرمان

واجب الاذعان سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ لوازمات بشری جو نوع انسان کے لئے ہیں اھل بیتؑ عصمت وطہارت ان لوازمات وکثافات سے دور ہیں لوازمات بشریہ میں مباشرت 'جماع 'اور رحم مادر میں انعقاد نطفہ اور دیگر مراحل ہیں مگر حضرات طاھرین علیھم السلام ان تمام مراحل اور لوازمات توالد و تناسل سے مافوق ہیں۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا دوسرا فرمان حق بنیان

ان میتنا اذامات لم یمت ومقتولنا لم یقتل وغائبنا اذا غاب لم یغب ولا نلد ولا نولد فی البطون ولا یقاس بنا احد من الناس

ملاحظہ فرمائیں!

مشارق انوار الیقین ص 161 مطبوعہ بیروت

تحقیق ہمارا مرنے والا مرتا نہیں زندہ ہوتا ہے اور ہمارا مقتول عام مقتول نہیں بلکہ شہید ہے اور ہمارا غائب غائب نہیں وہ حاضر وناظر ہے اور ہمارا پیدا ہونے والا شکم مادر سے پیدا نہیں ہوتا اور نوع انسانی کے افراد کے ساتھ ہمارا قیاس نہیں کیا جا سکتا۔

انسانی مراحل ولادت سے مافوق

عن سلمان الفارسی رضی الله عنه قال ان مولانا امیرالمومنین علیه السلام دخل علی الحنفیه ذات یوم فقامت وقالت

یا مولای انی اشتھی ولداً لَیکون خلفاً لی من بعدك قال فامرامیرالمومنین علیه السلام یده علی کفها وقال احملی محمداً فحملت ثم قال لها ضعی محمداً فو ضعته اسرع من طرفة عین

ملاحظہ فرمائیں!

الدمعۃ الساکبہ جلد دوم ص269 مطبوعہ بیروت

مجمع النورین کتاب ملائکہ جلد اول ص233/232 مطبوعہ ایران

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن حضرت امیر المومنین علیہ السلام جناب خولہ حنفیہ رضی اللہ عنھا کے پاس گئے مخدومہ عالیہ استقبال واکرام میں کھڑی ہو گئیں اور عرض کیا اے میرے مولا و آقا میری خواہش و تمنا ہے کہ میرا بیٹا ہو۔ اسی وقت امیر المومنین علیہ السلام نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا! احملی محمداً۔ محمد کی حاملہ ہو جا شہزادی خولہ اسی لمحہ حاملہ ہوئیں پھر فرمایا! محمد حنفیہ کی ولادت ہو اس وقت طرفۃ العین کی یعنی آنکھ جھپکتے ہی محمد حنفیہؒ کی ولادت ہو گئی۔ اللھم صل علیٰ محمد و آل محمد

آفتاب حقیقت کی ضیاء باری

مندرجہ بالا روایت سے یہ حقیقت آفتاب نصف النہار کی طرح واضح و آشکار ہو جاتی ہے کہ حضرات اھل بیت علیھم السلام دنیا میں ظہور فرماتے ہیں انسانی لوازمات و مراحل ولادت سے نہیں گزرتے۔ حضرت محمد حنفیہؒ امام نہیں ہیں جب اس خاندان کے غیر امام کی ولادت لوازمات بشریہ سے مافوق ہے تو پھر جو ذوات قدسیہ مسند مقدس

امامت پر رونق افروز ہیں جن کے فرق اقدس پر ولایت کلیہ الٰہیہ کا تاج مرصع جگمگا رہا ہے اور خلافت الٰہیہ کی ردا جن کے دوش مبارک پر ہے وہ حقیقتاً نوع انسانی سے مافوق ہیں لوازمات بشری اور مراحل ولادت و کثافات و نجاسات سے منزا و مبرا پاک وپاکیزہ ہیں۔

مباشرت والی روایات پر جرح و تعدیل

مقصرین کا استدلال اور اس کا ابطال

اکثر مقصر مولوی صاحبان حضرات طاہرین علیہم السلام کو اپنے جیسا نوع بشر کا فرد ثابت کرنے کے لئے جب مذبوحی حرکات کرتے ہوئے ہاتھ پاؤں مارتے ہیں تو پھر اصول کافی کتاب الحجت کے باب 92 سے چند روایات پیش کرتے ہیں جن میں مباشرت اور جماع کے الفاظ ملتے ہیں۔ ہم ذیل میں ان چاروں روایات کی علم رجال کی روشنی میں تضعیف پیش کرتے ہیں تاکہ آئندہ کوئی بے دین ملاں ایسی شرمناک اور غلیظ روایت کو پیش نہ کر سکے۔

پہلی روایت:۔

ابو بصیرؒ سے مروی ہے کہ ہم نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ سفر حج کیا۔ جس سال ان کے فرزند امام موسیٰ کاظم علیہ السلام پیدا ہوئے جب ہم مقام ابواء میں اترے اور صبح کا ناشتہ جو عمدہ بھی تھا اور مقدار میں زیادہ بھی، ہم سب کے سامنے رکھا گیا تو حمیدہؑ (مادر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) کا قاصد آیا اور کہا حمیدہؑ کہتی ہیں کیا آپؑ نے عالم غربت میں مجھے بھلا دیا۔ میں وہ آثار پا رہی ہوں جو میں وقت

ولادت پایا کرتی ہوں آپ نے حکم دیا تھا کہ اس لڑکے کی ولادت سے مجھے بے خبر نہ رکھنا یہ سن کر امام علیہ السلام اٹھ کھڑے ہوئے اور اس آدمی کے ساتھ چلے گئے جب واپس آئے تو اصحاب نے کہا۔ خدا آپ کو خوش رکھے حمیدہ نے آپؑ کو کیوں بلایا تھا؟ فرمایا! خدا نے ان کو صحیح سالم رکھا اور مجھے وہ لڑکا عطا فرمایا جو اس کی مخلوق میں سب سے بہتر ہے اور حمیدہ نے مجھے ایسے امر کی خبر دی جسے انہوں نے سمجھا کہ میں نہیں جانتا حالانکہ میں ان سے زیادہ جانتا ہوں۔ میں نے کہا۔ حمیدہ نے کیا بات بتائی فرمایا۔ انہوں نے کہا۔ جب وہ بطن سے جدا ہوئے تو اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے اور سر آسمان کی طرف اٹھایا۔ میں نے حمیدہ خاتون سے کہا یہ علامت ہے رسولؐ اور اس کے بعد کے وصی کی۔ میں نے کہا وہ کیا علامت ہے جس کا تعلق رسولؐ اور وصی رسول سے ہے فرمایا جب وہ رات آئی جس میں میرے پردادا کا نطفہ قائم ہوا تو ایک آنے والا (فرشتہ) ایک پیالہ میں ایسا شربت لے کر آیا۔ جو پانی سے زیادہ رقیق مکھن سے زیادہ نرم ،شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ ٹھنڈا تھا اور دودھ سے زیادہ سفید' وہ ان کو پلایا اور جماع کا حکم دیا۔ پس انہوں نے ایسا کیا تو میرے جد کا نطفہ قرار پایا۔

جب وہ رات آئی جس میں میرے باپ کا نطفہ قرار پایا تو آنے والا (فرشتہ) میرے دادا کے پاس آیا جس طرح پردادا کے پاس آیا تھا اور ان کو وہی پلایا جو پردادا کو پلایا تھا اور وہی حکم دیا۔ پس انہوں نے جماع کیا اور میرے باپ کا نطفہ قرار پایا' اور جب وہ رات آئی جس میں میرا نطفہ قرار پایا اور میرے باپ کو بھی وہی صورت پیش آئی اور جب میرے بیٹے کے حمل کا وقت آیا تو یہی صورت میرے لئے پیش آئی۔ میں نے بھی ایسا ہی کیا۔ میں خوش ہوا کہ خدا مجھے بیٹا دے گا۔ پس میں نے جماع کیا میرے اس بیٹے کا

حمل قرار پایا، پس یہ تمہارا امام ہے۔

روایت پر رجالی جرح

اس کے راوی محمد بن سلیمان الدیلمی ہے۔

علامہ نجاشی فرماتے ہیں محمد بن سلیمان بن عبداللہ الایحیٰ ضعیف جداً نہایت ہی ضعیف ہے۔

رجال نجاشی جلد2ص249

اصول کافی کتاب الحجت باب92حدیث اول باب موالید الائمہ

(1) سرکار علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں کہ یہ روایت ضعیف ہے

ملاحظہ فرمائیں! مراۃ العقول جلد4ص259

تحت عرش پانی والی روایت

دوسری روایت:۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ جب کسی امام کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو فرشتہ کو حکم دیتا ہے کہ وہ تحت عرش سے پانی لے جاکر اسے پلا آئے۔ اس طرح امام کو اس سے پیدا کرتا ہے۔ امام چالیس دن رات اس طرح شکم مادر میں رہتا ہے کہ وہ کسی کی آواز نہیں سنتا اس کے بعد وہ کلام سننے لگتا ہے جب پیدا ہوتا ہے تو یہی فرشتہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھتا ہے تمت کلمة ربك صدقا وعدلا الخ جب پہلا امام انتقال کر جاتا ہے تو موجودہ امام کے لئے نور کا ایک منارہ بلند کیا جاتا ہے جس سے وہ اعمال خلائق کو دیکھتا ہے اور اپنی مخلوق پر اللہ تعالیٰ اس کے وجود سے حجت تمام

کرتا ہے۔

رجالی جرح

اس کا راوی موسیٰ بن سعدان ہے:

علامہ نجاشی فرماتے ہیں موسیٰ بن سعدان الحناط ضعیف الحدیث ہے۔

رجال نجاشی جلد2ص335

اصول کافی کتاب الحجت باب92 حدیث دوم

(2) علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں یہ روایت ضعیف ہے۔

مراۃ العقول جلد4ص263

تیسری روایت:۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب اللہ ارادہ کرتا ہے کہ امام سے امام پیدا کرے اور فرشتے کو بھیجتا ہے وہ تحت عرش سے پانی لا کر پلاتا ہے امام رحم مادر میں چالیس روز تک کوئی کلام نہیں سنتا۔ اس کے بعد سنتا ہے جب پیدا ہوتا ہے تو خدا اسی فرشتے کو بھیجتا ہے جس نے پانی پلایا تھا وہ اس کے داہنے بازو پر لکھتا ہے آیہ تمت کلمۃ ربک الخ جب وہ صاحب امر امامت بنتا ہے تو خدا ہر شہر میں اس کے لئے ایک منارہ نور پیدا کر دیتا ہے جس کے ذریعہ سے لوگوں کے اعمال کو دیکھتا ہے۔

راوی پر جرح:۔

اس کا راوی یونس بن ظبیان ہے۔

علامہ نجاشی فرماتے ہیں

یونس بن ظبیان مولی ضعیف جداً لایلتفت الی ماروا ہ

رجال نجاشی جلد دوم ص423

(3) اسی باب کی تیسری روایت بھی ضعیف ہے۔ مراۃ العقول جلد 4 ص264

چوتھی روایت:۔

ابو اسحاق بن جعفر نے کہا کہ میں نے اپنے پدر بزرگوار امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ جب اماموں کی مائیں حاملہ ہوتی ہیں تو ان کو ایک قسم کی سستی غشی سے ملتی جلتی لاحق ہوتی ہے اگر نطفہ دن میں قرار پاتا ہے تو پورے دن رہتی ہے اور اگر رات میں استقرار ہوتا ہے تو تمام رات۔ پھر وہ خواب میں ایک مرد کو دیکھتی ہے جو بشارت دیتا ہے ایک علیم و حلیم لڑکے کی۔ پس اس سے حاملہ خوش ہوتی ہے اور جب خواب سے بیدار ہوتی ہے تو اسے گھر کے دائیں طرف سے ایک آواز سنائی دیتی ہے تم کو علیم و حلیم لڑکے کی بشارت ہو۔ اب وہ اپنے بدن میں ہلکا پن محسوس کرتی ہے اور پہلو و شکم میں کشادگی محسوس کرتی ہے جب نو ماہ گزر جاتے ہیں تو اپنے گھر میں شدید جھٹکا محسوس کرتی ہے۔

راوی پر جرح

احمد بن محمد بن عبداللہ مجہول

رجال مامقانی جلد 1 ص88

عبداللہ بن ابرھیم المدائنی مجہول ہے

"اشهدو انك كنت نورافی الاصلاب الشامخة والا رحام المطهرة "میں گواہی دیتا ہوں یعنی آپ کا نور صلب عالم جبروت سے بطن عالم ملکوت کی طرف منتقل ہوتا رہا ہے۔

ظہور امام کی کیفیت ایسا راز ہے جس کو امھات آئمہ ؑ کے ساتھ رہنے والے بھی نہ جان سکے

آٹھویں دلیل: ۔

ظہور امام حسینؑ علیہ السلام

اس رات جناب ام سلمہؓ ام المومنین اور آنحضورؐ کی پھوپھی جناب صفیہ بنت عبد المطلبؑ بھی جناب سیدہؑ کے پاس تھیں جب دو شعبان کی رات ڈھلی۔ دختر رسول بستر سے اٹھیں۔ تجدید وضو کر کے مصلےٰ عبادت پر آئیں نماز پڑھی۔ اور مصروف تسبیح و تقدیس ہوئیں۔ جناب ام المومنین ام سلمہؓ اور جناب صفیہؓ بھی اٹھ گئی تھیں۔ وہ بھی مصروف عبادت تھیں کہ یکایک تمام مکان منور ہو گیا۔ اور حجرہ جناب زہراؑ میں ایک انتہائی حسین و جمیل نوجوان عورت داخل ہوئی۔ جناب سیدہ کو چونکہ علم تھا اس لئے بی بی تو پریشان نہ ہوئیں البتہ جناب ام سلمہؓ اور جناب صفیہؓ ذرا گھبرا گئیں۔

آنے والی مستور نے آتے ہی کہا۔ السلا م عليك يا بنتَ خاتم الانبياء ۔السلام عليك يا سيدة النساء ۔ انا حورمن الجنة اسمی لعبه بحكم الرب لاساعدك میرا نام لعبہ ہے میں جنت کی حور ہوں اور اللہ کے حکم سے آپ کے

تعاون کو آئی ہوں۔

میں نے یہی دیکھا کہ ہمارے اور جناب سیدہ کے مابین ایک حجاب سا حائل ہو گیا۔ چند لمحوں کے بعد حجاب ہٹا تو ہم نے دیکھا۔ شہزادہ کونین سبز لباس میں ملبوس دوزانو تھا۔ انگشت شہادت سوئے آسمان بلند کر رکھی تھی اور کہہ رہا تھا۔ اشھد ان لا اله الا الله واشهدانٰ جدی محمد رسول الله واشهد ان ابی واخی اولياء الله واشهدان امی سيدة نساء اهل الجنة لعبہ نے آگے بڑھ کر اٹھایا۔ خوشبوئے جنت لگائی پیشانی کا بوسہ لیا اور جناب سیدہ کو مبارک باد دی۔

تیسرے دن نبی کونینؐ تشریف لائے اور فرمایا۔ یا ام ایمن۔ ایتنی ابنی اے ام ایمن میرا بیٹا میرے پاس لے آ۔ میرے بولنے سے پہلے جناب صفیہ نے کہا۔ آپ کے حکم کے مطابق ابھی تک ہم نے بچے کو غسل نہیں دیا۔ تھوڑا سا انتظار فرمائیں تاکہ ہم غسل دے لیں۔

آپ نے فرمایا یا عمتی ء انت تنظفيه ايتينی به قد نظف الله الملك الجبار۔ پھوپھی اماں! کیا میرے بچے کو آپ غسل دیں گی یہاں لایئے اللہ نے میرے بچے کو پاک و پاکیزہ بھیجا ہے۔

جناب صفیہ نے ہاتھوں پر اٹھایا۔ آنحضورؐ کے پاس لائیں۔ آپ نے ہاتھوں پر لیا۔ پیشانی پر بوسہ دیا۔ گلا چوما اور زبان نبوت دہن حسینؑ میں دے دی۔ جب حسینؑ سیر ہو گئے۔ تو مجھے واپس کیا۔ اور جب جانے لگے تو فرمایا۔

زہراؑ بیٹی بچے کو دودھ نہ پلانا۔ اسے میں ہی پالوں گا۔

پھر آپ روزانہ تشریف لاتے تھے اور امام حسینؑ کو زبان رسالت چوساتے

تھے۔

حدیقۃ المعاجز (مخطوطہ)

نویں دلیل:۔

اھل سنت کا تائیدی بیان

امام اھل سنت عبد الرحمٰن الصفوری شافعی لکھتے ہیں۔

اسمابنت عمیس رضی الله عنها فرماتی ہیں ولادت امام حسنؑ کے وقت حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے پاس موجود تھی میں نے کوئی خون نہ دیکھا جو ولادت کے وقت زچہ سے دیکھا جاتا ہے۔

فقلت یا نبی الله لم آرلفاطمة دمامن حیض ونفاس فقال اما علمت ان فاطمة طاهرة مطهرة

میں نے عرض کیا یا نبی اللہ میں نے فاطمہ سلام اللہ علیہا کا نہ خون حیض دیکھا نہ نفاس نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کیا تو نہیں جانتی میری بیٹی فاطمہ طاہرہ و مطہرہ ہے پاک و پاکیزہ ہے۔

ملاحظہ فرمائیں! نزھۃ المجالس جلد دوم ص 239 مطبوعہ مصر

دسویں دلیل:۔

حضرت امام علی ابن الحسین السجاد علیہ السلام

کی والدہ حضرت شہر بانو سلامُ اللہ علیہا

ام السادات حضرت شہربانو سلام اللہ علیہا اینہ نور امامت و صدف ولایت طاھرہ مطہرہ ہیں

آیت اللہ العظمی شیخ علی اکبر نہاوندی قدس سرہ مجتہد اعظم مشہد مقدس فرماتے ہیں

حضرت شہربانوؑ مثل حور حوران بہشت تھیں

ملاحظہ فرمائیں !انوار المواھب جز چہارم سبع المثانی ص5 مطبوعہ ایران

حوران بہشت کو نہ حیض ہے نہ نفاس وہ کثافات ارضیہ سے پاک وپاکیزہ ہیں پس صدف امامت جو مثل حوران بہشت ہے وہ بھی نجاسات نسوانیہ سے طاھر و مطہر ہے۔

گیارہویں دلیل :۔

مخدومہ عالیہ سیدہ فاطمہ بنت الحسن علیہ السلام

مادر گرامی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

آیت اللہ شیخ ذبیح اللہ محلاتی تحریر کرتے ہیں

حضرت امام صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔

كانت صديقة لم تدرك فى آل حسنؑ امراة مثلها

آپ ایسی صدیقہ تھیں کہ جن کی مثال آل حسنؑ میں نہیں ملتی آپ باعصمت خاتون تھیں علم و فضل شرف وحیاء و عفت میں ان سے بہتر کوئی نہ تھا اور کافی

ہے کہ آپ اغصان شجرہ طیبہ سے (شاخھائے)اعراق دوحہ عصمت تھیں ملاحظہ فرمائیں۔ریاحین الشریعہ جلد سوم ص15 مطبوعہ ایران

بارھویں دلیل:۔

ارحام مطہرات

حضرت امام حسن امام زین العابدین امام محمد باقرامام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کی مشترکہ زیارت سے استدلال

آئمہؑ جنت البقیع کی زیارت میں وارد ہے۔

انکم دعا ئم الدین وارکان الارض لم تزالوابعین الله ينسخكم من اصلاب کل مطهروينقلكم من ارحام المطهرات لم تدنسكم الجاهلية الجهلاء ولم تشرك فيكم فتن الاهوا طبتم وطاب متبتكم من لکم الخ

مفاتیح الجنان ص 553

یعنی اے آئمہؑ آپ دین کے ستون ہیں زمین کے لنگر ہیں آپ ہمیشہ نگاہ قدرت میں محفوظ رہے اور پروردگار عالم آپ کو اصلاب طاھرین سے ارحام مطہرات میں منتقل کرتا رہا آپ خود بھی پاک وپاکیزہ ہیں اور آپ جہاں سے آئے وہ منبت بھی پاکیزہ ہے۔یعنی پاکیزہ مقام سے آپ کی ولادت ہوئی۔ عوارض نسوانیہ حیض ونفاس کی نجاسات سے آپ مس تک نہیں ہوئے۔زیارت کے جملے اس بات پر شاھد عدل

ہیں کہ امہات آئمہؑ طیبہ وطاھرہ مطہرہ ہیں اور حیض ونفاس سے پاک وپاکیزہ ہیں۔

تیرھویں دلیل:۔

حضرت حمیدہ بربریہ سلام اللہ علیھا

مادر گرامی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

حضرت کشاف الحقائق امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد حق بنیاد

حمیدة مصفاة من الادناس كسبيكة الذهب ماذالت الاملاك تحرسها هى اديت الى كرمة من الله لى والحجته من بعدى

ملاحظہ فرمائیں:۔

اصول کافی شریف کتاب الحجت جلد دوم ص387 مطبوعہ ایران

بحار الانوار جلد48 ص6 مطبوعہ لبنان بیروت

عوالم العلوم والمعارف جلد21 ص15 مطبوعہ تہران

جلاء العیون ص525 مطبوعہ تہران

دمعۃ الساکبہ جلد ہفتم ص7 مطبوعہ بحرین

ریاحین الشریعہ جلد سوم ص20-19 مطبوعہ تہران

حضرت امام صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا حمیدہ پاک وپاکیزہ ہے ہر میل اور عیب سے مثل سونے خالص کے اور ہمیشہ ملائکہ پروردگار عالم کے حکم سے ان کی حفاظت کرتے رہے کہ کسی بیگانہ کا ہاتھ بھی ان کے قریب نہ پہنچے یہاں تک کہ میرے پاس پہنچ جائے۔ میری بزرگواری کے لئے اور میرے بعد والی حجت کی

بزرگواری کے لئے۔

حضرت امام صادق علیہ السلام نے والدہ گرامی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے متعلق واضع فرمایا ہے کہ آپ ہر عیب سے پاک ہیں مثل طلاء خالص کے ہیں۔ اس سے بڑی طہارت کی کیا دلیل ہو گی۔ ہماری عورتوں کے لئے حیض ونفاس عیب ہے اس لئے کہ وہ مخصوص ایام میں عبادات سے محروم رہ جاتی ہیں مگر امھات آئمہؑ ہمہ وقت عبادت خدا میں مصروف رہتی ہیں مظروف کی پاکیزگی اور طہارت کے لئے واجب ہے کہ ظرف بھی پاک اور پاکیزہ طاہر ومطہر ہو اس لئے مادر امامؑ ہر نقص سے پاک ہے۔

چودھویں دلیل: ۔

حضرت نجمہ خاتون سلام اللہ علیہا

سرکار علامہ علی اکبر مھدی پور فرماتے ہیں

خورشید فروزان امامت شمس الشموس سلطان طوس حضرت علیؑ بن موسیٰ الرضا علیہ التحیۃ والثناء نے جس برج عصمت سے طلوع فرمایا ہے اس کو طاھرہ کہا گیا ہے کہ پاک وپاکیزہ طاھرہ ومطہرہ۔

ملاحظہ فرمائیں! کریمہ اہل بیتؑ ص83 مطبوعہ قم مشرفہ

حضرت امام رضا علیہ السلام کی ولادت کے وقت مخدومہ کو طاھرہ کہا گیا۔

فلما ولدت له الرضا علیه السلام سماها الطاهره۔

عیون الاخبار الرضا جلد اول ص15 مطبوعہ ایران

اثبات الھداہ جلد ششم ص 12 مطبوعہ ایران .
بحار الانوار جلد49 ص5 مطبوعہ بیروت
سرکار علامہ علی اکبر مھدی پور فرماتے ہیں
تحمل انوار یعنی پرورش خورشید فروزاں امامت کرنے والی عظیم خاتون کا دامن مطہر اور پاک ہے۔ کریمہ اھل بیت ص 92 طبع قم مقدسہ

پندرھویں دلیل :-

حضرت سیدہ سبیکہ سلام اللہ علیھا

مادر گرامی حضرت امام محمد تقی علیہ اسلام

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی دختر بلند اختر سیدہ حکیمہ سلام اللہ علیھا فرماتی ہیں ایک دن میرے برادر معظم امام رضا علیہ السلام نے مجھے بلا کر فرمایا ! اے حکیمہ آج رات میرا فرزند مبارک خیزرانؑ سے پیدا ہو گا تم رات کو ان کے پاس رہنا۔ رات ہوئی تو شہزادی سیدہ خیزران (سبیکہ خاتون) سلام اللہ علیھا کے پاس میں اور چند کنیزیں بھی تھیں شہزادی والا شان کو کچھ تکلیف محسوس ہوئی۔ ہمارے پاس چراغ روشن تھا مگر اچانک چراغ بجھ گیا۔ چراغ کے خاموش ہونے سے ہم گھبرا گئیں کہ اسی وقت تو روشنی کی ضرورت تھی ناگاہ خورشید امامت طلوع ہوا اور حجرہ منور ہو گیا۔ چراغ کی ضرورت ہی نہ رہی۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی ولادت کے موقع پر ارشاد فرمایا۔

قد ولدلی شبیه موسیؑ بن عمر ان فالق البحار قدست ام

ولدته فلقد خلقت طاهرة مطهرة ثم قال الرضا عليه السلام با بی
وامی شهيد يبكی له وعليه اهل السماء ويقتل غيظاً

الدمعۃ الساکبہ جلد ہشتم ص12 مطبوعہ بحرین
ملاحظہ فرمائیں عیون المعجزات ص121 مطبوعہ لبنان
نور الابصار فی موالید ائمۃ الاطہارؑ ص 305 - 304 مطبوعہ بیروت
لبنان۔ منتہی الامال جلد 2 ص326 مطبوعہ ایران

خداوند عالم نے مجھے فرزند عطا فرمایا! جو کہ حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی شبیہ ہے جنہوں نے دریائے نیل کو شگافتہ کیا اور جن کی والدہ کو پاک وپاکیزہ قرار دیا گیا اور وہ طاہر مطہر پیدا ہوئے پھر فرمایا میرا یہ فرزند ظلم و ستم سے شہید کیا جائے گا اور اہل آسمان اس پر ماتم کریں گے۔

سولہویں دلیل:۔

حضرت سمانہ مغربیہ سلام اللہ علیھا

والدہ گرامی حضرت امام علی نقی علیہ السلام

حضرت امام محمد تقی علیہ السلام نے آپ کے متعلق ارشاد فرمایا!

ان اسمها سمانه وانها امة عارفه بحقی وهی من الجنة لايقربها شيطان ماردولاينالها كيد جبار غير وهی كانت بعين الله لاتنام ولا تخلف عن امهات الصديقين والصالحين۔

ملاحظہ فرمائیں!

دلائل الامامۃ طبری ص216 مطبوعہ نجف اشرف

ریاحین الشریعہ جلد سوم ص23 مطبوعہ ایران

ان کا نام نامی سمانہ ہے وہ میری معرفت رکھتی ہے اور اھل جنت سے ہے ان کے قریب سرکش شیطان پھٹک نہیں سکتا ہے

كانت ولادته عليه السلام مثل ولاوة ابائه عليهم اسلام

دمعۃالساكبه جلد 8ص 104 مطبوعہ بحرین

آپ کی ولادت اپنے آباء کرام آئمہ اطھار کی طرح ہوئی یعنی پاک وپاکیزہ ان کی والدہ بھی مطہرہ تھیں آپ کی والدہ طاھرہ بھی مطہرہ تھیں نہ کسی جبار کے جال تزویر میں آسکی ہیں کیونکہ وہ اس کی حفاظت میں تھیں جس کی آنکھ نہیں سوتی صدیقین اور صالحین کی امھات سے کسی کے پیچھے نہیں ہے صدیقین اور صالحین سے مراد آئمہ اطھارؑ ہیں اور امھات آئمہ طاھرہ ومطہرہ ہیں۔

دوسالہ ظاھری زندگی میں فخر مسیح کا خطبہ نور

حضرت امام محمد تقی جواد علیہ السلام کا رنگ بے حد گندمی تھا۔ جس وقت آپ کا سن صرف پچیس ماہ کا تھا۔ آپ مکہ میں تھے۔ لوگ پہچان نہ سکے کہ یہ کس خاندان کے ہیں تو قیافہ شناسوں کے پاس لے گئے۔ قیافہ شناس آپ کو دیکھتے ہی سجدہ میں گر پڑے اور بول اٹھے وائے ہو تم لوگوں پر اسے نہیں پہچانتے ؟ اس چمکدار ستارے اور نور روشن کو ہم لوگوں کے پاس پہچاننے کے لئے لائے ہو ؟ یہ **توخدا کی قسم ایک پاک وطاہر حسب ونسب والا بچہ ہے۔ یہ روشن ستاروں کے صلب اور پاک**

وطاہر رحم سے پیدا ہوا ہے۔ خدا کی قسم یہ بچہ ذریت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور نسل علی علیہ السلام کے علاوہ کسی دوسری نسل کا ہو ہی نہیں سکتا۔ اگرچہ اس وقت آپ کا سن صرف پچیس ماہ کا تھا مگر آپکی زبان تلوار سے بھی زیادہ تیز چلنے لگی۔ آپ یوں گویا ہوئے۔

''اس خدا کا شکر جس نے ہمیں اپنے نور سے پیدا کیا۔ اپنی ساری مخلوقات میں سے ہمیں منتخب فرمایا اور ساری مخلوق میں اپنی وحی کا امین بنایا۔ ایھا الناس! سنو میں محمد بن علی الرضا ابن موسیٰ کاظم بن جعفر صادق ابن محمد باقر بن علی سید العابدین ابن حسین شہید ابن امیر المومنین علی ابن ابی طالب ہوں۔ میں نسل فاطمہ زہرا بنت محمد مصطفےٰ علیہم السلام سے ہوں میرے حسب ونسب کو تم نے نہیں پہچانا اور اللہ تعالیٰ اور میرے جدبزرگوار کے متعلق تم نے شک کیا اور مجھے پہچاننے کے لئے قیافہ شناس کے پاس لائے۔ خدا کی قسم میں ان قیافہ شناسوں سے زیادہ ان کے اسرار و رموز کو جانتا ہوں۔ خدا کی قسم میں تمام انسانوں میں سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں۔ میں تو حق کہتا اور سچ بولتا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے یہ علم ہم لوگوں کو تمام مخلوقات کی خلقت سے پہلے اور آسمان اور زمینوں کے بنانے سے پہلے ہی عنایت کر دیا ہے۔''

''خدا کی قسم اگر اس بات کا خطرہ نہ ہوتا کہ اہل باطل اور گمراہ نسل کفر ہم پر حملہ آور ہو جائے گی اور اہل شرک وشک ونفاق ہم پر ٹوٹ پڑیں گے تو میں ایسی ایسی باتیں بتاتا جسے سن کر اولین وآخرین حیرت میں پڑجاتے۔'' اس کے بعد خود آپ نے اپنا ہاتھ اپنے منہ میں رکھ دیا اور فرمایا اے محمد تم بھی خاموش رہو جس طرح تمہارے

آبائے کرام خاموش رہے۔ تم بھی صبر کرو جس طرح رسولان اولی العزم نے صبر کیا۔ جلدی نہ کروان لوگوں سے جس چیز کا وعدہ کیا گیا ہے وہ عنقریب دیکھ لیں گے۔ اور اس میں ایک پہر دن سے زیادہ وقت نہیں لگے گا اور اس وقت سوائے فاسق قوم کے کوئی اور ہلاک نہ ہو گا۔"

اس کے بعد آپ کے پہلو میں ایک شخص تھا اس کی طرف بڑھے اس کا ہاتھ پکڑا۔ "مجمع آپ کو راستہ دینے کے لئے پھٹتا گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے اس مجمع میں بڑے بڑے جلیل القدر بزرگوں کو دیکھا کہ وہ آپ کو حیرت سے دیکھ رہے تھے اور کہتے جاتے تھے کہ "والله اعلم حيث يجعل رسالته خدا خوب جانتا ہے کہ وہ اپنے پیغام کا امین کس کو بنائے' راوی کا بیان ہے کہ میں نے ان بزرگوں کے متعلق پوچھا کہ یہ لوگ کون ہیں تو معلوم ہوا کہ یہ اولاد عبد المطلب اور بنی ہاشم کے اکابر وبزرگ ہیں۔

جب اس واقعہ کی خبر خراسان میں حضرت امام رضا علیہ السلام کو پہنچی تو آپ نے فرمایا "الحمد للہ " پھر ماریہ قبطیہ کا تذکرہ کیا اور فرمایا اور اللہ کا شکر ہے کہ اس نے میرے فرزند محمد میں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے فرزند ابراہیم کا اسوہ پیدا کیا۔

(مناقب آل ابی طالب جلد 4 ص387 مطبوعہ ایران
بحار الانوار جلد 50 ص9/8 مطبوعہ بیروت
القطرہ جلد اول ص251-250 مطبوعہ نجف اشرف

سترھویں دلیل:۔

حضرت سیدہ سلیل خاتون سلام اللہ علیھا

مادر گرامی حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی والدہ گرامی کے متعلق امام علی نقی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا!

سلیلٌ سلول من الافات والعاهات والارجاس والانجاس ثم قال لها سيهب الله لك حجة على خلقه

ملاحظہ فرمائیں الدمعۃ الساکبہ جلد ہشتم ص241 مطبوعہ بحرین

منتھی الامال جلد دوم ص393 مطبوعہ تہران

ریاحین الشریعہ جلد سوم ص24 مطوعہ ایران

سلیل یعنی ہر قسم کی آفت عیب و نقص اور تمام حتمی رجس اور نجس پلیدی ونجاسات سے پاک وپاکیزہ ہے پھر ان کو فرمایا۔

پروردگار عالم تجھے وہ فرزند عطا فرمائے گا جو مخلوق خدا پر حجت اللہ ہوگا۔

اٹھارویں دلیل:۔

حضرت نرجس سلام اللہ علیھا

مادر گرامی حضرت صاحب الزمان علیہ السلام

زیارات سامرہ عراق میں آپ کی زیارت میں وارد ہے

السلام عليك وعلى روحك وبدنك الطاهر

مفاتیح الجنان ص 813

اے مادر امام علیہ السلام آپ پر سلام آپ کی روح اطہر پر سلام اور بدن طاہر پر سلام۔ بدنک الطاہر کے الفاظ اس امر کی دلیل ہیں کہ مخدومہ عالیہ طاہرہ و مطہرہ ہیں اور ہمہ قسمی نجاسات حیض و نفاس سے پاک وپاکیزہ اور عوارض نسوانیہ سے منزہ و مبرہ ہیں

انیسویں دلیل :۔

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کا فرمان واجب الاذعان

انامعاشر الاوصیالیس نحمل فی البطون انما نحمل فی الجنوب ولا نخرج من الارحام انما نخرج من الغخدآ الایمن من امهاتنا لا نا نوز الذی لا تناله الد نسات

ملاحظہ فرمائیں !بحار لانوار جلد51 ص26 مطبوعہ بیروت

دلائل الامامت طبری ص270 مطبوعہ نجف اشرف

الہدایۃ الکبری ص355 مطبوعہ بیروت

النجم الثاقب ص19 مطبوعہ ایران

صحیفۃ الابرار جلد2 ص292 مطبوعہ بیروت

ہم گروہ اوصیا کا حمل شکم ھائے مادر میں نہیں ہوتا بلکہ ہمارا حمل پہلو کی طرف ہوتا ہے اور ہم رحم مادر سے پیدا ہی نہیں ہوئے بلکہ والدہ کے

دائیں طرف سے پیدا ہوئے ہیں اس لئے کہ اللہ کے نور کو نجاست و کثافت مس نہیں کر سکتی۔

آخری حجت کے ظہور پر نور پر حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے فرمان واجب الاذعان نے تمام مسائل حل فرما دیئے ہیں۔

نکات اعتقادیہ

(1) آئمہ ھدیٰ علیھم السلام کا حمل شکم مادر میں نہیں ہوتا۔

(2) دائیں پہلو سے ظاہر ہوتے ہیں۔

(3) آئمہ علیھم السلام نور پروردگار ہیں جن کو نجاست مس نہیں کرتی۔

(4) امھات آئمہؑ مثل ام موسیٰ ہیں ان کے حمل کے آثار نہیں آتے۔

(5) آئمہؑ مثل عیسیٰ بن مریمؑ ہیں ان کی مادر گرامی مثل مریم سلام اللہ علیھا طاہرہ و مطہرہ ہیں ان الله اصطفاك وطهرك واصطفاك على نساء العالمين

بیسویں دلیل:۔

ام موسیٰؑ اور حضرت نرجس سلام اللہ علیھا

السلا م علیك یا شبیهة ام موسی مفاتیح الجنان ص813

حضرت سیدہ نرجس سلام اللہ علیھا کی زیارت جو سامرہ میں پڑھی جاتی ہے اس میں وارد ہے سلام ہو آپ پر اے شبیهه ام موسی۔

مثیل ام موسیٰؑ

حضرت کی والدہ کو شبیہہ ام موسیٰ کہا گیا ہے یہ تشبیہ اپنے اندر لامتناھی حقائق رکھتی ہے۔ چند کا اجمال یہ ہے۔

اول حضرت ام موسیٰ علیھا السلام کا اسم گرامی اسم اعظم جس مقصد کے لئے پڑھا جائے وہ کام فوراً ہو جاتا ہے اور بند تالے پر نام ام موسیٰ ؑ پڑھا جائے تو تالا کھل جاتا ہے پس حضرت نرجس خاتون علیھا السلام کا اسم گرامی یقیناً اس صفت کا حامل ہے مگر اس کا ورد قواعد صحیحہ روحانیہ کے ساتھ کیا جائے تو فی الفور بندش اور رکاوٹ ختم ہو سکتی ہے اگر نااھل کے ہاتھ ہیرے لگنے کا خوف نہ ہوتا تو ہم یہاں وہ چابی پیش کرتے مگر بہت مجبوری ہے۔ اور عمل بتانا ضروری نہیں ہے۔

دوم: حضرت ام موسیٰ ؑ کا مقام یہ ہے کہ خدا نے فرمایا!

اوحینا الی ام موسیٰ ؑ ہم نے مادر موسیٰ ؑ کی طرف وحی فرمائی۔ اگر موسیٰ ؑ علیہ السلام کی والدہ گرامی کی طرف وحی ہوتی ہے تو پھر جو شبیہ ام موسیٰ ہے اور جس کے برج اعلیٰ سے آفتاب ولایت نے طلوع کیا ہو اور فخر موسیٰ جس کی آغوش مبارک نوریہ میں پروان چڑھا ہو یقیناً اس کی چوکھٹ ملکوتی فرود گاہ ملائکہ ہے۔ وہ فرشتوں سے تکلم بھی فرماتی ہیں اور حکم بھی۔

سوم:۔ حمل حضرت موسیٰ ؑ مخفی و مستور تھا کہ فرعون وقت کو علم نہ ہو خاتم الاولیاء کا حمل بھی مستور رہا۔ جس کا حمل مخفی و مستور ہو وہ طاھرہ مطھرہ ہے۔

باب سوم:۔

نزول و ظہور آئمہ ؑ

حضرات محمد و آل محمد علیہم السلام کے نزول و ظہور کا ثبوت قرآن مجید میں موجود و مشہود ہے اس سلسلہ میں آیات واحادیث زیب قرطاس کر رہے ہیں۔

فصل اول

نزول نور آئمہ ہدیٰؑ

پہلی آیت: یا ایھا الناس قد جاء کم برھان من ربکم وانزلنا الیکم نوراً مبیناً

(سورہ مبارکہ النساء آیت نمبر 174)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اس آیت میں

برھان سے مراد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نور سے مراد امیر المومنین علی علیہ السلام ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں:

(1) تفسیر عیاشی، جلد اول ص285، مطبوعہ ایران (2) تفسیر فرات کوفی جلد اول ص116، مطبوعہ ایران

تفسیر نور الثقلین، جلد اول، ص579، مطبوعہ ایران

تفسیر برہان، جلد اول ص429، مطبوعہ ایران

دوسری آیت : واتبعوا النورالذی انزل معه اولئك هم المفلحون

(سورہ مبارکہ اعراف آیت نمبر157)

حضرت صادق آل محمد علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں

اور انہوں نے اتباع کیا اس نور کا جو اس کے ساتھ نازل ہوا وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں فرمایا نور سے مراد یہاں امیر المومنین علیؑ اور آئمہ ھدی علیہم السلام ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں!

تفسیر قمی، جلد 1، ص242، مطبوعہ ایران، اصول کافی، جلد 1، ص378، مطبوعہ ایران مراۃ العقول، جلد 2، ص 356 مطبوعہ ایران، تفسیر برہان، جلد 2، ص

40 مطبوعہ ایران یہاں بھی نازل شدہ نور سے مراد آئمہ ھدیٰ علیہم السلام ہیں۔

حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا!

آیت میں نور سے مراد امیر المومنین علیہ السلام ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں! تفسیر البرھان، جلد دوم، ص 40، مطبوعہ ایران۔

اس آیت مبارکہ میں النور الذی انزل معہ وہ نور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نازل ہوا سے مراد امیر المومنین علیہ السلام ہیں جس سے ان کے نور کا نزول ثابت ہے۔

تیسری آیت : فامنوا بالله ورسوله والنورالذی انزلنا والله بما تعملون خبیر

(سورہ مبارکہ التغابن)

ایمان لاؤ خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور اس نور پر جو ہم نے نازل کیا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خبر دار ہے۔

حضرت امام باقر العلوم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

نور سے مراد نور آئمہؑ ہے اور وہی اللہ کے نور ہیں آسمان و زمین میں۔

ملاحظہ فرمائیں! اصول کافی، جلد 1، ص 371، مطبوعہ ایران۔

تفسیر قمی، جلد 2، ص 371 مطبوعہ ایران۔

والنور الذی انزلنا سے مراد امیر المومنین علیہ السلام ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں! تفسیر البرھان، جلد چہارم، ص 341

پروردگار عالم نے قرآن حکیم میں ان ذوات متعالیہ کے نزول کو بیان فرمایا ہے۔

فصل دوم:

نزول و ظہور آئمہ ھدی علیہم السلام

حضرت امام علی نقی علیہ السلام کا ارشاد حق بنیاد

خلقكم الله انواراً فجعلكم بعرشه محدقين حتى من علينا

اللہ نے آپ کو انوار خلق فرمایا جو اس کے عرش کو گھیرے ہوئے تھے۔ عرش خداوندی سے اس نور ازلی نے زمین پر تجلی دکھائی اور مخلوق کی ہدایت فرمائی۔

نزول نور آئمہؑ

سرکار آیت اللہ امام امت سید روح اللہ موسوی خمینی طاب ثراہ کا نظریہ

واوليائه الذين كلهم كتب سماويه نازلون من لدن حكيم عليم وحاملون للقرآن التدويني

ملاحظہ فرمائیں! شرح دعاء سحر، ص93، مطبوعہ ایران

اولیاء علیہم السلام کتب سماویہ (کتاب وجودی) ہیں جو خدائے حکیم و علیم کی طرف سے نازل ہوئے ہیں اور حاملان قرآن تدوینی ہیں۔

اب امام امت علیہ رحمہ کے بیان حقیقت ترجمان کے بعد مزید کسی کلام کی ضرورت نہیں رہی آفتاب نصف النہار کی طرح یہ ثابت ہو گیا ہے کہ اولیاء طاہرین

علیہم السلام کو خدائے علیم و حکیم نے ہماری زمین پر نازل فرمایا ہے لہٰذا نزول آئمہؑ ثابت ہے ان کے نزول کو خلق سے تعبیر کرنا قطعاً درست نہیں۔

ظہور اہلبیتؑ کیلئے لفظ خلق مناسب نہیں!

امام خمینی طاب ثراہ فرماتے ہیں

والتعبیربالخلق لا یناسب ذالك فان مقام المشیته لم یکن من الخلق فی شی بل هو الا مر المشارالیہ بقولہ تعالی الا لہ الخلق والامر

ملاحظہ فرمائیں! مصباح الہدایۃ، ص133، مطبوعہ ایران

عالم خلق سے نہیں بلکہ وہ امر ہے جس کی طرف خداوند کریم نے اپنے فرمان میں ارشاد فرمایا ہے اس کیلئے خلق امر ہے۔

ایضاح

آیت اللہ خمینی قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں ان ذوات متعالیہ کے لئے لفظ ''خلق'' مناسب ہی نہیں یہ مشیت اللہ ہیں مشیت اللہ کی خلق سے کیا نسبت؟ جب لفظ خلق کا ان پر اطلاق درست نہیں تو نوع بشر میں شامل کرنا بھی ضلالت و صریح غوایت ہے جس کا ارتکاب مقصرین کر رہے ہیں۔

تائید با تسدید

ہمارے نظریہ کی تائید و تسدید فرمان معصوم علیہ السلام سے ہوتی ہے کہ امام بطن مادر سے رحم مادر سے پیدا ہی نہیں ہو تا بلکہ نور ائمہؑ کے ظہور کا طریقہ ہی جداگانہ

اور مافوق البشر ہے۔

حضرت امام ہمام حسن عسکری علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان واجب الاذعان

ان معاشر الاصیاء لیس نحمل فی البطون وانمانحمل فی الجنوب ولا نخرج من الارحام انما نخرج من الفخذ الایمن من امھاتنا لا نانورالله الذی لا تناله الاناسات

ملاحظہ فرمائیں! صحیفتہ الابرار جلد دوم ص292 مطبوعہ بیروت

ہم گروہ اوصیاء کا حمل شکم ہائے مادر میں نہیں ہوتا بلکہ پہلو پر ہوتا ہے اور رحم مادر سے پیدا نہیں ہوتے بلکہ دائیں طرف سے ظاہر ہوتے ہیں ہم اللہ کا نور ہیں جنہیں کوئی نجاست مس نہیں کر سکتی۔

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے اس فرمان واجب الاذعان سے بعبارۃ النص یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ ذوات متعالیہ نور خدا ہیں جو بطن مادر میں نہیں ہوتے اور رحم مادر سے پیدا نہیں ہوتے بلکہ دائیں پہلو سے ظاہر ہوتے ہیں۔ ہمارا نظریہ قرآن' احادیث سے ثابت ہے بلکہ انصاف پسند علماء' اہل سنت بھی اس نظریہ کے حامی ہیں جو مقصرین سے بدرجہا بہتر ہیں۔

علامہ شبراوی فرماتے ہیں اگر کوئی یہ کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت عام انسانوں کے طریقہ پر ہوئی ہے تو ایسا شخص توہین رسالت

کرنے کی وجہ سے قتل کیا جائے گا اور اس کی توبہ قبول نہ ہو گی۔

ملاحظہ فرمائیں! الاتحاف بحب الاشراف ص117 مطبوعہ مصر

فصل سوم

نزول نور اور احادیث معصومین علیہم السلام

حضرت ابو الائمہ امیر المومنین علیہ السلام سر اللہ فی العالمین کا فرمان واجب الاذعان

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ ہم آل محمد عرش خداوندی کے اطراف میں نور تھے پروردگار عالم نے ہمیں تسبیح کا امر فرمایا پس ہم نے تسبیح کی ہماری تسبیح کی وجہ سے ملائکہ نے تسبیح کی پھر خدا نے زمین پر نازل فرمایا تو خداوند عالم نے ہمیں تسبیح کا حکم دیا پس ہم نے تسبیح کی اور ہماری وجہ سے اہل زمین نے تسبیح کی۔ ہم ہی صافون اور ہم ہی مسبحون ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں! بحار الانوار، جلد 24، ص88، مطبوعہ بیروت

تفسیر البرھان، جلد چہارم، ص39، مطبوعہ ایران

حضرت کشاف الحقائق امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد حق بنیاد!

ہم شجر نبوت اور معدن رسالت ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کا عہد اور ان کی امان ہیں ہمارے انوار عرش کے ارد گرد تسبیح کرتے تھے اور اہل آسمان ہماری تسبیح کرتے تھے

پھر خدا نے ہمیں زمین پر نازل فرمایا ہم نے تسبیح کی تو اہل ارض نے تسبیح کی۔

ملاحظہ فرمائیں! بحار الانوار۔ جلد25 ص24 مطبوعہ بیروت

حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت میں وارد ہے!

السلام عليك ايها النازل عليين والعالم بما فى اسفل السافلين

ملاحظہ فرمائیں! المزار الکبیر۔ صفحہ98۔ مطبوعہ نجف اشرف

بحار الانوار۔ جلد100۔ صفحہ349 مطبوعہ بیروت

اے مولا امیر المومنین اے مقام اعلیٰ علیین سے نازل ہونے والے آپ پر سلام۔

سرکار امام المحدثین علامہ محمد باقر مجلسی قدس اللہ سرہ ارشاد فرماتے ہیں۔

وارد فی شان الرسول صلی الله علیه وآله وسلم ایضاً قد انزل الله عليكم ذكراً رسول

(الطلاق . آیت نمبر11-10) فانزل نورالنبی والوصی صلوات الله عليهما

پروردگار عالم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں وارد ہے اسی طرح ارشاد خداوند ہے۔

اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف ذکر کو نازل فرمایا جو کہ رسول ہے یعنی اللہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وصی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نور کو نازل فرمایا۔ وقد قال الله تعالیٰ النورالذی انزل معه (اعراف۔ آیت 158) اسی طرح قول باری تعالیٰ ہے کہ رسول کے ساتھ نور نازل کیا کی تفسیر میں وارد ہے کہ یہ حضرت علی المرتضٰی علیہ السلام کے متعلق ہے۔ وایضاً یحتمل ان یکون الانزل اشارة الی انه بعد رفعهم علیهم السلام الی اعلیٰ منازل القرب والتقدس والعزوالکرامته انزلهم الی معاشرةالخَلق وهدایتهم لیا خذوا عنهم العلوم بقد سهم وطهارتهم ویبلغوا الی الخلق بظاهربشرتهم فا انزلهم اشاره الیٰ هذا المعنی

ملاحظہ فرمائیں! بحارالانوار، جلد 24، ص 340-341 مطبوعہ بیروت لبنان

اور اسی طرح یہ معنیٰ بھی ہو سکتا ہے ہے نزول کا لفظ اس لئے استعمال کیا گیا ہو کہ پروردگار عالم نے ان انوار قدسیہ علیہم السلام کو چونکہ منزل قرب وقدس اور عزت وکرامت پر بلند فرمایا ہے پھر ان کو وہاں سے معاشرت مخلوقات اور ہدایت خلق کے لئے زمین پر اتارا تاکہ لوگ ان کے قدس وطہارت سے فیض یاب ہوں اور یہ ذوات قدسیہ اپنی ظاہری بشریت سے مخلوقات میں تبلیغ فرمائیں لفظ نزول میں اسی معنی کی طرف اشارہ ہے۔

کشف حقائق

سرکار صدر المحدثین عالم بزرگوار علامہ محمد باقر مجلسی طیب اللہ روحہ کے اس بیان حقیقت ترجمان سے مندرجہ ذیل حقائق منکشف ہوتے ہیں۔

اول :۔ پروردگار عالم نے قدانزل الیکم ذکراً رسولاً اور النور الذی انزل معه میں سرور عالمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت سر اللہ فی العالمین امیر المومنین علیہ السلام کے نزول کو بیان فرمایا۔ پس ثابت ہوا کہ یہ نازل ہوتے ہیں۔

دوم ۔ حضرت محمد و آل محمد علیہم السلام منازل اعلیٰ و مراتب رفیعہ قرب حقیقی الٰہی قدس خداوندی اور عزت و کرامات کے مقامات معنویہ پر فائز ہیں۔

سوم :۔ ہدایت مخلوق کیلئے، اصلاح معاشرت کیلئے نزول فرمایا تاکہ مخلوق ان سے فیوض اخذ کر سکے اس لئے کہ یہ فیض ربانی کے اجراء کرنے والے ہیں۔

چہارم :۔ یبلغوا الی الخلق بظاہر بشرتهم یہ ذوات متعالیہ اپنی ظاہری بشریت کے باعث مخلوقات میں تبلیغ فرماتے ہیں اس لئے ثابت ہوا کہ ان کی بشریت حقیقی نہیں بلکہ ظاہرھما بشریة وباطنهما لاھوتیة ان ذوات متعالیہ کا ظاہر بشریت ہے اور باطن لاہوتی ہے یہ بشر حقیقی نہیں بلکہ بشریت لباس ظاہری ہے حقیقت باطنی جداگانہ ہے۔

پنجم ۔ یہ ہی نزول نور کا حقیقی معنی ہے کہ ان انوار الٰہیہ نے ہدایت خلق کیلئے معاشرت مخلوق کیلئے لباس ظاہری، بشری میں عرش خداوندی سے زمین پر نزول فرمایا ہے۔

حقائق ... سرکار علامہ مجلسی ... [illegible] ... کے متعلق

رئیس المقصرین نے اپنے قلم سے خود اعتراف کیا ہے چنانچہ لکھتے ہیں

سرکار موصوف قدس سرہ کی علمی شخصیت اس قدر عظیم المرتبت ہے کہ کوئی بھی شیعہ کہلوانے والا آپ کی فرمائش کا انکار کرنے کی جرات وجسارت نہیں کر سکتا۔

ملاحظہ فرمائیں !اصول الشریعہ ٗصفحہ 150 سطر 19۔20 طبع سوم

علامہ مجلسی قدس سرہ العزیز نے حضرات محمد و آل محمد علیہم السلام کے نزول کو بیان فرمایا ہے اور لکھا ہے کہ ان ذوات قدسیہ نے ظاہری بشریت میں ہدایت مخلوق کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے نور کو نازل فرمایا ہے مگر جاھل مقصرین نے علامہ مجلسی طاب ثراہ کی فرمائیشات کا انکار کرنے کی جرات وجسارت کی ہے۔

مقصرین کا نزول نور سے انکار اور علامہ مجلسیؒ کی فرمائش کا انکار اس بات کی دلیل ہے کہ ڈھکو صاحب کا شیعیت سے کوئی تعلق نہیں ٗاگر مقصرین شیعہ ہوتے تو علامہ مجلسی طاب ثراہ کی فرمائش کا انکار کرنے کی جرات ہر گز نہ کرتے۔

اپنی منقاروں سے حلقہ کس رہے ہیں جال کا
طائروں پر سحر ہے صیاد کے اقبال کا

ناطق فیصلہ

نزول نور اہلبیتؑ

سرکار فاتح المقصرین آیۃ اللہ العظمیٰ سید روح اللہ الموسوی

خمینیؒ کا بیان حق بنیان

اصول کافی کی حدیث نورالانوار الذی نورت منه الانوار کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ امام علیہ السلام نے یہ فرمایا کہ یہ دونور ہمیشہ جاری رہے اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ یہ نور عوالم نازلہ یعنی صلب عالم جبروت سے بطن عالم ملکوت کی طرف اور پھر صلب ملکوت سے بطن عالم پائینٰ کی طرف جاری ہوئے پھر یہ خلاصہ عوالم اوران کے نسخہ جامع میں ظاہر ہوئے یہاں تک کہ پاکیزہ ترین ہستیوں یعنی عبداللہ اور طالب صلوٰۃ علیہما کی پشتوں میں آکر جدا ہو گئے اور ہر عالم بالا سے عالم پائین کی طرف نسبت کو صلب سے جو تعبیر کیا گیا ہے اور عالم پائین سے عالم بالا کی طرف نسبت کو بطن سے تعبیر کیا گیا ہے اس کی اصل وجہ ظاہر ہے اور یہ تفصیل کی محتاج نہیں۔

ملاحظہ فرمائیں! مصباح الہدایۃ' ص136' ایران

افادہ: امام امت قدس سرہ کے بیان حق ترجمان سے ان ہستیوں کیلئے اصلاب وبطون کا معنی واضح ہو گیا کہ ان ذوات قدسیہ کے لئے جہاں روایات میں صلب ورحم کا لفظ آیا ہے وہاں مراد صلب سے حرام مغز اور رحم سے مراد بچہ دانی ہر گز نہیں۔ بلکہ اصلاب سے مراد عالم جبروت اور ارحام وبطون سے مراد عالم ملکوت ہے۔

زیارت امام حسین علیہ السلام میں وارد ہے

"اشهد انك كنت نورافی الاصلاب الشامخة والا رحام المطهرة "میں گواہی دیتا ہوں یعنی آپ کے نور صلب عالم جبروت سے بطن عالم ملکوت کی طرف منتقل ہوتا رہا ہے۔

باب چہارم:۔

نور سجادیہؑ کی تجلی

حضرت امام زین العابدین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ظہور مثل دیگر آئمہ اطہارؑ طیب وطاھر ہوا ہے۔

حضرت امام الساجدینؑ کا سجادہ عبادت پر نزول

حضرت فضہؓ اور سمانہؓ نامی کنیز بیان کرتی ہیں 15 جمادی الاول کی شب ہم نے حجرہ مبارک حضرت شہربانو سلام اللہ علیھا میں بسر کی رات کو مطلقاً آثار ولادت نہ تھے مگر حضرت امام حسینؑ نے شب کے اولین حصہ میں فرمایا تھا کہ نماز فجر کے وقت امام چہارم نے اپنے وجود ذی جود سے کرہ ارضی کو منور فرمانا ہے لہٰذا اس شب فضہؓ کہتی ہیں کہ میں اور شریکۃ الحسینؑ حضرت زینب کبریٰ سلام اللہ علیھا اور حضرت ام کلثوم

علیہا السلام بھی حجرہ میں رہیں ہم نے رات کو کوئی علامات نہ دیکھی حتیٰ کہ نصف شب حضرت شہربانو سلام اللہ علیہا نے نمازِ شب ہمارے ہمراہ پڑھی سمانہؓ کہتی ہیں کہ اس شب انوار نے حجرہ مبارک کو گھیرے میں لیا ہوا تھا اور سفید رنگ کے پرندے حجرے کا طواف شب بھر کرتے رہے۔ حتیٰ کہ فجر کی اذان شروع ہوئی تو مخدومہ کائنات نے نماز فجر کی سنت پڑھی ۔ پھر اچانک ان کے اور ہمارے درمیان پردہ حائل ہو گیا اور شہزادی ہمیں نظر نہ آئیں۔ سمانہؓ گھبرا کر حجرہ سے باہر نکل گئی اور امام حسینؑ علیہ السلام کی خدمت میں سارا ماجرا عرض کیا حضرتؑ نے فرمایا کہ یہ انوار ولادت امامؑ کے باعث ہیں اور یہ پرندے نہیں بلکہ فرشتے ہیں جو ہمارے گھروں کا طوائف کرتے ہیں اب تم حجرہ میں جاؤ حقیقت ظاہر ہو چکی ہے ہم نے دیکھا کہ نوری حجابات بر طرف ہو چکے اور حضرت شہربانو سلام اللہ علیہا جیسے سجادہ عبادت (مصلے) پر تشریف فرما تھیں اسی طرح بیٹھی ہیں البتہ ایک شہزادہ جو سبز کرتے میں ملبوس ہے سجدہ میں سر رکھ کر کچھ پڑھ رہا ہے ' پھر اس نے سجدہ سے سر بلند کیا اور آسمان کی طرف انگشت شہادت بلند کر کے فرمایا!

اشهدان لا اله الا الله واشهدان محمداً رسول الله وان علياً امیرالمومنین۔

فضہؓ اور سمانہؓ کہتی ہیں ہم ڈر گئیں اور پوچھا کہ یہ شہزادہ کون ہے تو بی بی نے ان کی طرف اشارہ فرمایا ہمارے سوال سے پہلے ہی مولود سعید نے ہماری طرف دیکھ کر فرمایا !انا علی ابن الحسین

پھر اپنی والدہ حضرت شہربانو سلام اللہ علیہا سے فرمایا ! اے مادر گرامی اب

نماز فجر کا فریضہ ادا فرمالیں اور حضرت سیدہ شہربانو سلام اللہ علیھا نے بلاتاخیر وہیں سجادہ پر اسی وقت نماز فجر پڑھی۔

ملاحظہ فرمائیں!

کشف الیقین فی اسرار المعصومینؑ جلد ہفتم ص 514 مطبوعہ نجف اشرف عراق

آیت اللہ شیخ ابراھیم بحرانی انوار القلوب ص940 مطبوعہ لبنان

علامہ میرزا جلال الدین نیشاپوری قرۃ العیون ص 712 مطبوعہ مشھد مقدس۔

توثیق:۔

اس نوری روایت کی تصدیق تمام آئمہ اطہار علیہم السلام کے احوال ولادت سے ہوتی ہے۔ ہر امام کی والدہ گرامی طاہرہ ومطہرہ ہے جیساکہ دلائل قاطعہ وبراھین ساطعہ سے ہم گزشتہ ابواب میں بیان کر چکے ہیں تمام آئمہ علیہم السلام کی امھات سلام اللہ علیھم طیبہ طاہرہ ہیں کسی کا حیض ونفاس نہیں مگر اس مظلوم امامؑ کی والدہ پر اپنوں بیگانوں نے ظلم کیاہے۔ اور تمام مقطوع النسب، مقطوع العلم، مقطوع المعرفت نے لکھاکہ ماتت فی نفاسھا کہ شہزادی حضرت بی بی شہربانو سلام اللہ علیھا کی وفات معاذاللہ نعوذ باللہ من غضب اللہ حالت نفاس میں ہوگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

کتاب ھذا ہم صرف ام السادات حضرت سیدہ شہربانو سلام اللہ علیھا کی

عظمت وطہارت کے بیان کے لئے اور دفاع مظلومہ میں تحریر کررہے ہیں۔ انشاء اللہ روز قیامت یہ سطور ہماری شفاعت کے لئے کفایت کریں گی

ماتت فی نفاسھاوالی روایت پر جرح

(1)انها ماتت فی نفاسها

ام السادات حضرت سیدہ شہربانو سلام اللہ علیہا کے متعلق بعض کتب میں یہ بصیغہ مجہول "یروی" ماتت فی نفاسها کے لفظ ہیں جیسا کہ بحار الانوار جلد 46 ص 11 مطبوعہ لبنان الخرائج جلد دوم ص 751 مطبوعہ ایران عوالم العلوم جلد 18 ص 7 مطبوعہ قم مقدسہ

ابطال

اس کا جامع اور مختصر جواب یہ ہے کہ یروی صیغہ مجہول کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کیا خبر کہ لکھنے والا کون ہے؟ اور کیسا ہے؟ لہٰذا مجہول طریقہ سے بیان کردہ روایت پر بنیاد عقیدہ استوار نہیں کی جاسکتی۔

2۔ دوسری روایت عیون اخبار الرضا جلد دوم ص 128 پر ہے اس میں بھی یہ الفاظ ملتے ہیں۔

ابطال استدلال :۔ اس روایت سے استدلال بالکل ہی باطل ہے اس لئے اس کے بیان کردہ سلسلہ رواۃ میں کسی راوی کا شیعہ کتب رجال میں کہیں ذکر نہیں ملتا البتہ رجال اهل سنت میں ان کا ذکر موجود ہے۔

محمد بن یحییٰ الصولی ، اهل سنت ہے

ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں۔

محمد یحیٰ بن عبداللہ بن العباس بن محمد بن صولی ابو الصولی لسان المیزان جلد پنجم ص427 مطبوعہ مصر

(ب) عون بن محمد الکندی اھل سنت ہے

اس کا ذکر بھی شیعہ کتب رجال میں نہیں بلکہ رجال اھل تسنن میں ملتا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں!

لسان المیزان جلد چہارم ص388 مطبوعہ مصر

حقیقت آشکار ہو چکی ہے

جس روایت کے راوی ہی شیعہ نہیں ان کی بیان کردہ روایت کو کیسے قبول کیا جاسکتا ہے۔

خلاصہ تحقیق

ہم نے کتب معتبرہ سے تمام آئمہ ھدیٰ علیہم السلام کی امھات طاھراتؑ کی عظمت اور طہارت ظاھری وباطنی دلائل باہرہ وبراھین قاھرہ سے ثابت کردی ہے اور اس امر پر تمام حق پرست حق گو علماء حق کا اجماع ہے کہ امام طاھر ومطہر دنیا میں آتا ہے ناف بریدہ آتا ہے نجاست کسی نے نہیں دیکھی تو پھر ام السادات حضرت سیدہ شہربانو سلام اللہ علیھا کی طرف نفاس کی نسبت دینا بہت بڑی جرات وجسارت ہے بلکہ صریح توہین امامؑ ہے جو کہ موجب کفر ہے اس لئے کہ عصمت وطہارت امامؑ پر آیت تطہیر کی نص صریح موجود ہے اس کے ہوتے ہوئے کسی ایسی روایت کو

جس میں توہین کا پہلو بیان ہو تا ہو گستاخی معصوم کے زمرے میں آتا ہے۔ خداوند کریم ہمیں مقامات معنویہ اور حقائق نورانیہ کے بیان کی توفیق عطا فرمائے اور مقصرین اور نواصب و خوارج کے عقائد باطلہ سے محفوظ فرمائے آمین۔ بحق محمد والہ الطاہرین صلوات اللہ علیھم اجمعین۔

فصل دوم :۔ حضرت شہربانو سلام اللہ علیھا کی کنیز خاص شیریں

جب حضرت شہربانوؑ اسیر ہو کر ایران سے مدینہ پہنچیں تو ان کے ساتھ ایک سو کنیزیں اور بھی تھیں۔ حضرت شہربانو نے پہلی ہی رات کی صبح کو پچاس کنیزیں آزاد کر دیں۔ اور جب امام سید الساجدین نے کرہ ارضی کو منور فرمایا تو چالیس کنیزیں آزاد کر دیں۔ اب ان کے پاس دس کنیزیں رہ گئیں تھیں۔ ایک روز حضرت شہربانو امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں تشریف فرما تھیں کہ شیریں نامی کنیز آگئی۔ امام حسین علیہ السلام نے حضرت شہربانو سلام اللہ علیھا سے شریں کی تعریف فرمائی۔ جناب شہربانوؑ نے یہ خیال کیا کہ شاید حسین ابن علیؑ اس کی خواستگاری فرمارہے ہیں آپ نے شیریں کو آزاد کر دیا اور لباس فاخرہ پہنا کر امام حسینؑ کو ہبہ کر دیا۔ جب امام حسین علیہ السلام نے یہ دیکھا تو فرمایا اے شہربانو ہم نے شیریں کو آزاد کیا۔ مگر شیریں باوجودیکہ آزاد ہو گئی تھی مگر اس نے خانوادہ نبوت کو چھوڑنا پسند نہیں کیا۔

ملاحظہ فرمائیں!

ریاض القدس جلد دوم ص 267 مطبوعہ ایران

روضۃ الشہداء صفحہ 369 مطبوعہ ایران

باب پنجم:۔

فصل اول:۔

خطرناک سازش کاانکشاف

حضرات محمد وآل محمد علیہم السلام کل بھی مظلوم تھے اور آج بھی مظلوم ہیں کل بھی دشمن تکلیف دینے پر کمر بستہ تھے آج بھی ہیں کل بے دین دشمنان اسلام اعداء اہل بیتؑ کے ہاتھوں میں زہر کے جام اور شمشیر و سنان تھے آج ان کے ہاتھوں میں قلم وبنان ہیں اسلحہ تبدیل ہوا اور انداز تبدیل ہوا ہے ورنہ حقیقت میں جنگ اسی طرح جاری ہے۔

حقیقت ابدی ہے مقام شبیریؑ
بدلتے رہتے ہیں انداز کوفی و شامی

دشمنان اسلام نے طاھرین علیہم السلام کو اپنے جیسا بشر ثابت کرنے کے لئے ان حضرات متعالیہ کے مراتب میں تقصیر کرنے کے لئے ایک سازش بنائی کہ ان ہستیوں کو اپنے مثل ثابت کرو جب یہ عقیدہ لوگوں کے دلوں میں راسخ ہو جائے گا تو پھر ان کی امامت کبریٰ اور خلافت الہٰیہ وولایت کلیہ مطلقہ کا آسانی سے انکار کیا جا سکے گا۔حجج اللہ حضرات محمدؐ آل محمد علیہم السلام کو اپنی نوع کا فرد جہلاء اور سادہ لوح عوام سے منوالیں گے تو پھر آسانی سے یہ کہہ سکیں گے کہ یہ ہستیاں معاذاللہ عالم الغیب نہیں۔ علل اربعہ کائنات نہیں۔ان کا علم حضوری نہیں یہ مظاہر اسماء وصفات الہٰیہ معاذاللہ حاضروناظر نہیں معاذاللہ مشکل کشائے عالم نہیں۔ اس طرح تمام مراتب ظاھر ئیہ وباطنیہ اور مقامات معنویہ کاانکار کر دیں گے۔ لہٰذا پہلا حملہ ہی انہوں نے عصمت پر کیا اور صریح نصوص قرآنیہ کا انکار کرتے ہوئے رجس ونجاست کی نسبت ان ذوات متعالیہ کی طرف دی اور ظھورحجج اللہ کا انکار کرتے ہوئے اپنے جیسا بشر ثابت کرنے کے لئے کہا کہ ہماری طرح پیدا ہوتے ہیں اوران کی مادر گرامی بھی ان مراحل سے دوچار ہوتی ہیں جن سے عام بشری عورتیں۔ لہٰذا ضعیف ومجہول روایت کو بنیاد بنا کر مشہور کیا گیا کہ امامؑ کی والدہ معاذاللہ حالت نفاس میں وفات پاگئیں جب کہ اھل بیتؑ کے خانہ عصمت وطہارت میں نجاست کا کوئی وجود ہی نہیں۔جب

انما یریداللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھر کم تطھراً کی نص قرآنی موجود ہے تو پھر ملعون ملاؤں کا فلسفہ شیطانی استحقاق لعنت ہی

رکھتا ہے۔

حقیقت آشکار ہو گئی

پس اب حقیقت منکشف ہو چکی ہے کہ حضرت شہربانو سلام اللہ علیہا کے متعلق جو روایت گھڑی گئی۔ یہ دشمنان اسلام کے روایت ساز چھاپہ خانے کی اشاعت ہے۔

حرم مقدس اھل بیتؑ کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں یہ محض نوع معصوم کو اپنی نوع میں لا کھڑا کرنے کی سازش ہے کہ یہ مشہور کر دیا اور ہمارے کچھ بزرگ بھی اس گہری سازش کو نہ سمجھ پائے انہوں نے بھی لکھ مارا کہ ماتت فی نفاسھا کہ بی بی کا معاذ اللہ ایام نفاس میں انتقال ہو گیا۔ لہٰذا دشمن نے اپنے وار کو کاری بنانے کے لئے اس طرف ہی زور دیا کہ ولادت کے دنوں ہی انتقال ہو گیا نہ شہزادی کربلا گئی نہ کوہ رے میں روپوش ہوئی حقیقت یہ ہے کہ آسمان عصمت کے جس برج اقدس سے چوتھے تاجدار امامت نے افق اعلیٰ پر طلوع فرمایا ہے وہ طاھرہ و مطہرہ اور ھمہ قسمی نجاسات سے پاک وپاکیزہ ہے۔ ماتت فی نفاسھا والی روایت جھوٹی اور من گھڑت ہے لہٰذا خود بخود مخدومہ عالیہ کی حیات ثابت ہو گئی۔ شہزادی زندہ رہیں۔ کربلا میں شریک ہیں۔ البتہ مشیت خدا اور مصلحت امامؑ یہ تھی کہ شہزادی کوہ رے (تہران ایران) کی طرف شہادت عظمیٰ کی سفیر بن کر چلی جائیں۔ وہاں کے کوہ رے میں غائب ہو کر دشمن اسلام کے شر سے محفوظ ہوں جیسے اصحاب کہف دشمنان اسلام کے شر سے محفوظ ہوئے اسی لئے امام مظلوم کے سر اقدس نے ان اصحاب الکھف والرقیم

کانوامن آیاتینا عجباً کی تلاوت فرمائی کہ میرا واقعہ اصحاب کہف سے عجیب تر اور عظیم تر ہے ۔ قیام سید الشہداء روحی وارواح العالمین لمقدمه فداه اتنا ھمہ گیر اور محیط علی الکل ہے

کربلا میں کسی کردار کی کمی نہیں یہ ہمہ گیر قیام ہے اس میں بہن کا کردار ہے عباس علیہ السلام جیسے بھائی کی وفاداری بھی ہے اصحاب و انصار کی فداکاری ہے جوان بیٹے علی اکبرؑ کا کردار ہے شیر خوار علی اصغرؑ کا بھی کردار ہے ۔ داماد قاسمؑ کا اپنا کردار ہے ایک نوبیاتا بیٹی کے سہاگ کے لٹ جانے اور بیوگی کا کردار ہے دوسری طرف حضرت فاطمہ صغریٰ علیہا السلام کے مدینہ رہ جانے اور ان کے یاد آنے ان کے فراق کا کردار ہے تو تیسری طرف 'چار سالہ شہزادی رقیہ یعنی سکینہ بنت الحسینؑ کی درد بھری زندگانی ہے تو ساتھ کنیزوں کی بے مثل وفاداری کا کردار ہے ۔ کربلا میں امام حسین علیہ السلام نے زندگی کا کوئی پہلو تشنہ نہیں چھوڑا کوہ رے کی طرف حضرت سیدہ شہربانو سلام اللہ علیہا کا جانا بھی کربلا کی جامعیت کا حصہ ہے اس کا انکار کسی طرح بھی درست نہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے مقدمین علماء وذاکرین کربلا کی عالمگیر کے قیام کے سارے پہلو بیان کرتے ہوئے حضرت شہربانو سلام اللہ علیہا کے جانے کا مصائب بیان کرتے تھے ۔

اب بھی ذاکرین وواعظین پر لازم ہے کہ وہ کتب قدیمہ پر اعتماد کرتے ہوئے بی بی کے مصائب بیان کریں اور دشمنان اھل بیتؑ کی سازش کو بے نقاب کریں ۔ مظلوم کی شہادت کی شہرت دے کر مصائب کا پرچار کر کے آنحضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور زھرا بتول سلام اللہ علیہا کی خوشنودی حاصل کریں ۔

حضرت سیدہ شہربانو سلام اللہ علیھا سے مدد طلب کریں عندالحاجت شہزادیؑ کے نام کا دنبہ نذر کریں اور قرآن ھدیہ کریں اور شہزادیؑ کے مصائب بیان کر کے توسل کریں انشاء اللہ غیبی امداد حاصل ہو گی دین اور دنیا کی سعادتیں حاصل ہو گی انشاء اللہ۔

فصل دوم:۔

اختلافی مسائل کا بیان

بعض علماء اور ذاکرین حضرت سیدہ شہربانو سلام اللہ علیھا کے کوہ رے والے مصائب بیان کرنے کے متعلق ایک دلیل علیل کا سہارا لیتے ہیں کہ جناب اختلافی مسائل کا سٹیج پر بیان درست نہیں یہ دلیل بالکل علیل ہے۔اگر اختلافات بین الشیعہ امامیہ کا ذکر کیا جائے تو صرف فہرست کئی جلدوں پر مشتمل بن جائے گی چند ایسے اختلاف جو موجود ہیں مگر منبر حسینیؑ پر بیان ہو رہے ہیں ذاکرین وواعظین قطعاً اس کے ذمہ دار نہیں بلکہ صدیوں سے علماء کے درمیان یہ اختلاف چلے آرہے ہیں۔ یہ اغیار کی سازش اور دشمن حکمرانوں کے خریدے اہل قلم کی سعی مذموم کے تلخ ثمرات ہیں ان پر تحقیق کرنے میں ابھی بہت وقت لگے گا اور کثیر سرمایہ سرف ہو گا۔خداوند کریم ایسے محققین کو جلد موفق و موید فرمائے جو اس عظیم کام کو انجام دیں۔

لہٰذا ہم پر یا ذاکرین وواعظین پر الزام سوائے مومنین کی سمع خراشی کے کچھ نہیں۔

اختلافات کا اجمالی خاکہ

(1) کربلا میں حضرت سید الشھدا علیہ السلام کے انصار کی تعداد اور دشمنان

اسلام کی افواج کی تعداد میں اختلاف ہے مگر اس کے باوجود تعداد بیان ہوتی ہے۔

(2) حضرت فاطمہ صغریٰ سلام اللہ علیھا مدینہ رہ گئیں جیسا کہ محققین نے لکھا مگر چند اقوال ساتھ لے جانے کے بھی ملتے ہیں ۔ اختلافات کے باوجود فراق صغریٰؑ کے مصائب بیان ہوتے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔

(3) حضرت سیدہ سکینہ سلام اللہ علیھا کی زندان شام میں شہادت اور عمر کا اختلاف ہے مگر مظلومہ کے مصائب اختلافات کے باوجود بیان ہوتے ہیں اور بعض دشمنان اہلبیتؑ ملاؤں نے ناصبی موقف کو بھی بیان کیا ہے۔

(4) سفیر امام مظلوم حضرت مسلم بن عقیل علیہ السلام کے فرزندان جو کوفہ سے شہید ہوئے ان کے ساتھ جانے یا بعد میں کوفہ جانے پر اختلاف ہے مگر یہ اختلافی مصائب بیان ہوتا ہے۔

(5) حضرت عون اور محمد صلوٰۃ اللہ علیھما آیا دونوں حضرت زینب کبریٰ سلام اللہ علیھا کے فرزند ہیں یا ایک شہزادہ بی بی کا فرزند ہے اس میں اختلاف ہے مگر بیان مصائب ہو رہا ہے۔

(6) حضرت عبداللہ رضیع اور علی اصغر علیہ السلام آیا ایک ہستی ہیں یا جدا جدا شہزادے ہیں اختلاف کے باوجود مصائب بیان ہوتا ہے۔

(7) حضرت قاسم علیہ السلام کی شادی کا مسئلہ علمائے حق نے بیان فرمایا اور علماء محققین نے اس کی توثیق کی ہے ۔ سرکار سید العلماء علامہ علی نقی نقوی لکھنوی اور آیت اللہ شیخ جعفر شوشتری جیسے اعلام نے بیان کیا ہے مگر چند یزیدی نمک خوار ملاں مصائب پر پردہ ڈالنے کے لئے عروسی قاسمؑ کا انکار کرتے ہوئے اختلاف پیدا

کرتے ہیں مگر اختلاف کے باوجود مصائب شہزادہ قاسمؑ بیان ہوتے رہے اور ہوتے رہیں گے

(8)بندش آب میں اختلاف ہے کہ کربلا میں کب پانی بند ہوا؟ تیسری محرم ؟کو یا ساتویں محرم کو آیا؟ دسویں تک پانی تھا یا نہیں ؟۔اس اختلاف کے باوجود بیان ہوتا ہے۔

(9)اہل بیت علیہم السلام کا قافلہ کتنے عرصہ میں شام پہنچا ؟اختلاف ہے مگر بیان ہوتا ہے۔

(10)زندان شام میں اھل بیتؑ کتنا عرصہ قید رہے 'اختلاف ہے مگر زنداں شام کے مصائب بیان ہوتے ہیں۔

(11) حضرت زینب کبریٰ سلام اللہ علیہا کا مدفن شام ہے یا مدینہ یا مصر اختلاف ہے ؟ مگر مصائب بیان ہوتے ہیں۔

(12) حضرت رقیہ بنت علی سلام اللہ علیہا کی قبر مطہر میں اختلاف ہے شام'مدینہ 'مصر یا لاہور بی بی پاکدامن سے مشہور و منصوب حرم مطہر اختلاف کے باوجود مصائب بیان ہوتے ہیں۔

(13)حضرت امام حسینؑ کی ازواج اور اولاد کے متعلق شدید اختلاف ہے۔

یہ چند چیدہ چیدہ اختلافات بیان کئے ہیں اگر خوف طوالت نہ ہوتا تو پوری اختلافی مثنوی لکھی جاسکتی ہے بہر حال یہ تو چند تاریخی اختلاف ہیں اس کے باوجود بیان ہوتے رہے ہیں تو حضرت شہربانوؑ سلام اللہ علیہا کا ملک رے کی طرف جانا اگر اختلافی ہے تو جس طرح دیگر مصائب اختلاف کے باوجود بیان ہو رہے اور ہو سکتے ہیں تو

پھر حضرت شہربانو سلام اللہ علیھا کا ملک رے کی طرف جانا اور کوہ رے میں غائب ہونا بھی بیان ہو سکتا ہے۔

یہ اصلاح ذاکرین کے ٹھیکیدار نام نہاد مصلحین خود اس قابل ہیں کہ ان کی اصلاح کی جائے۔ اگر اختلافی مسائل کو چھوڑنا ضروری ہے اور نہ چھیڑنا لازم ہے تو پھر تاریخ کے تمام واقعات جن سے بعض کا اشارہ ہم نے دیا ہے کیا یہ مصلحین چھوڑ دیں گے اگر ایسا کسی نے سوچا بھی تو وہ مصائب آل محمدؐ پر پردہ ڈالنے والا دربار رسولؐ وبتول کا مجرم کہلائے گا۔

قارئین گرامی! تاریخی اختلافات صدیوں سے چلے آرہے ہیں علماء اعلام کا اجماع نہیں ہو سکا اس کے باوجود جوں کے توں ہیں ان کے بیان میں کوئی حرج ومرج نہیں بس حضرت سیدہ شہربانو سلام اللہ علیھا کے مصائب کا بیان کرنا کوئی حرج نہیں ہے۔ مومنین اور عزاداروں کو چاہئے کہ جیسا گزشتہ ادوار میں بزرگ ذاکرین سے سنتے تھے اب بھی اس کو سنیں اور اشاعت کریں۔ دشمن کی چال کو سمجھیں یہ مختلف ہتھکنڈوں سے مصائب آل رسولؐ پر پردہ ڈالنے کی سعی کر رہے ہیں۔ عزاداری کو فروغ دیں مظلومیت آل محمدؐ کا پرچار کریں۔ ولایت اہل بیتؑ کی تبلیغ میں علماء حق کا ساتھ دیں۔ واللہ ولی التوفیق

باب ششم:۔

حضرت شہربانو سلام اللہ علیہا کربلا میں موجود تھیں

ام السادات حضرت سیدہ شہربانو سلام اللہ علیہا کربلا میں موجود تھیں۔ اس کا ذکر کتب تاریخ و مقاتل میں تواتر کے ساتھ موجود ہے۔

حضرت شہربانو سلام اللہ علیہا نعش علی اکبر علیہ السلام پر

افتخار المحدثین علامہ عبدالخالق بن عبدالرحیم یزدیؒ فرماتے ہیں

حضرت علی اکبر علیہ السلام کی شہادت کا جب حضرت شہربانو سلام اللہ نے سنا تو ان کے دل پر کیا گزری درحدیث وارد شده است که چون آنجسد قطعه قطعه را بدرخیمه آورد اه اه وامصیبًاه که شهربانوؑ آمده بر او نظر انداخته برحالی شدکه زبانش بند شد

ملاحظہ فرمائیں بیت الاحزان ص 258 مطبوعہ ایران

احادیث میں وارد ہے کہ جب حضرت علی اکبر علیہ السلام کی پارہ پارہ لاش اقدس دروازہ خیمہ پر پہنچی۔ آہ اہ واویلا کہ حضرت بی بی شہربانو سلام اللہ علیہا آئیں اور

لاش کے ٹکڑے دیکھے، تو شدت غم سے سکتہ ہو گیا زبان بند ہو گئی۔

رئیس المحد ثین علامہ محمد باقر مجلسی طاب ثراہ فرماتے ہیں

حضرت علی اکبر علیہ السلام کی شہادت کے بعد ایک شہزادہ مانند خورشید درخشاں خیمہ گاہ سے بر آمد ہوا۔ دو گوشوارے اس کے کان میں تھے جو کہ ہل رہے تھے اچانک ہانی بن ثبیت نے تلوار اس مظلوم شہزادے پر لگائی اور وہ شہید ہو گیا

فصارت شهربانو تنظر اليه لم تتكلم كالمدهوشة خضرت شہر بانو سلام الله علیها نے اس کو قتل ہوتے دیکھا تو شہزادی بے ہوش ہو گی اور منہ سے کچھ کہہ نہ سکیں۔

ملاحظہ فرمائیں:۔ بحار الانوار جلد 45 ص 46 مطبوعہ بیروت

محدث کبیر علامہ شیخ عبد اللہ البحرانی طاب ثراہ

آپ نے بھی شہربانو سلام اللہ علیہا کا اس وقت بے ہوش ہو جانا لکھا ہے

ملاحظہ فرمائیں:۔ عوالم العلوم والمعارف جلد 17 ص 288 مطبوعہ ایران

افتخار المحد ثین علامہ عبد الخالق بن عبد الرحیم یزدی قدس سرہ

کم سن شہزادے کے قتل کو دیکھا تو شہربانو بے ہوش ہو گئیں۔

مصائب المعصومینؑ ص 268 مطبوعہ ایران

بیت الاحزان ص 257 مطبوعہ ایران

حضرت شہربانوؑ اور حضرت ام لیلیٰؑ

صدر الواعظین علامہ صدر الدین قزوینی طاب ثراہ فرماتے ہیں

(بالیوں والے) شہزادے کی شہادت کے موقع پر امام حسین السلام نے کلمہ استرجاع انا للہ وانا الیہ راجعون اپنی زبان پر جاری فرمایا اور فرمایا اے اللہ میرے اس ھدیہ کو قبول فرما اس وقت حضرت شہربانوؑ کو حضرت امام حسین علیہ السلام نے بلایا اور تسلی دی اور فرمایا! تم اور سب خواتین صبر کریں کیونکہ خداوند عالم صابروں کو دوست رکھتا ہے پس شہربانو سلام اللہ علیھا نے حضرت ام لیلیٰ سلام اللہ علیھا کے ساتھ نوحہ اور ماتم شروع کیا۔

ملاحظہ فرمائیں! ریاض القدس جلد اول ص 27 مطبوعہ ایران

باب ہفتم :۔

حضرت شہربانو سلام اللہ علیہا کی روانگی بحکم امامؑ

پس حضرت نے در خیمہ سے آواز دی۔ یا اختی زینب ویا ام کلثوم ویا سکینۃ ویا رباب علیکن منی السلام اے میری بہن زینبؑ وام کلثومؑ واے سکینہ واے رباب تم سب کو سلام آخری میرا پہنچے کہ اب میں رخصت ہوتا ہوں اب تم کو خدائے عزوجل کے سپرد کرتا ہوں۔ سنتے ہی اس آواز کے سب بیبیاں خیمہ عصمت سے بیتابانہ سروپابرہنہ روتی پیٹتی در پر آئیں۔ دیکھا امام حسینؑ آمادہ شہادت یکہ و تنہا کھڑے روتے ہیں دیکھتے ہی کوئی بی بی دامن امامؑ سے لپٹ گئی کوئی معظمہ سموں پر ذوالجناح کے سر اپنا ٹپکنے لگی کوئی زمین پر پچھاڑیں کھانے لگی۔ راوی کہتا ہے اسی اثنا میں جناب شہربانوؑ خدمت امامؑ میں حاضر ہوئیں اور رورو کر عرض کی اے آقا خود تو مرنے جاتے ہیں مجھے کس پر چھوڑے جاتے ہیں۔ آپ کی بہنیں بیٹیاں تو اولاد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہیں ہر مسلمان ان کا احترام کرے گا۔ میرا یہاں کون ہے۔

ایک آفت زدہ عجم کی رہنے والی نسل کسریٰ سے ہوں۔ پرائے دیس میں تباہ ہو کر دربدر پھروں گی۔ کوئی پرسان حال نہیں ہوگا حضرتؑ بہت روئے اور فرمایا اے شہر بانوؑ! ہر گز اپنی عزت و آبرو کا خوف نہ کرو کہ تو نگہبان ہے میری شہادت کے بعد گھوڑا میرا در خیمہ پر آئے گا تم سوار ہو لینا وہ اسپ وفادار حفاظت سے جہاں حکم خدا ہو گا تمہیں پہنچا دے گا۔ راوی کہتا ہے کہ بعد شہادت امام حسینؑ وہ راہوار کہ نام اس کا میمون تھا در خیمہ پر حاضر ہوا شہر بانوؑ نے رکاب پر بوسہ دے کر چاہا کہ سوار ہوں پس یاد آگیا کہ وہ وقت کہ آقائے مظلوم کس عزت و احترام سے سوار کرتے تھے بے اختیار ہو کر رونے لگیں اور کہنے لگیں آہ آہ کہاں ہے؟ اس وقت وہ عزت و احترام کرنے والا میرا؟ اور کہاں ہے وہ کجاوہ؟ اور کہاں ہے وہ ہمشکل پیغمبرؐ؟ جو اس وقت اہتمام و پردہ ہماری سواری کا کرے غرض جناب شہر بانوؑ نے سکینہؑ کو گلے سے لگایا اور تمام اہل حرمؑ کو وداع کیا اور سوار ہو کر ایک جانب کو روانہ ہوئیں۔

شہریار سے ملاقات

پس مومنین راوی کہتا ہے کہ جناب شہر بانوؑ طے منازل و قطع مراحل کرتی جاتی تھیں ناگاہ دور سے سوار لشکر نظر پڑی آپ نے گمان کیا کہ یہ فوج کثیر یزید کی ہے اعانت عمر سعد کو جاتی ہے۔ اس خیال سے آپ نے گھوڑے کو دوسری جانب پھیرا جب سردار فوج نے یہ دیکھا کہ ایک سوار نقاب دار سمت کربلا سے آتا تھا مگر ہماری فوج سے خائف ہو کر دوسری جانب پھرا جاتا ہے دو سوار استفسار حال کے واسطے روانہ کیئے۔ ہر چند ان سواروں نے تعاقب کیا مگر اس کی گرد کو بھی نہ پہنچے حالانکہ بظاہر یہ

لوگ دیکھتے تھے کہ وہ گھوڑا برفتار سبک جاتا ہے جب گھوڑے ان سواروں کے تھک گئے اور خود بھی خستہ ہو گئے اس وقت باآواز بلند ندا کی اے سوار نقاب دار برائے خدا توقف کر ہمارے سردار کو تجھ سے کچھ حال دریافت کرنا ہے یہ سن کر جناب شہربانوؑ نے اپنے گھوڑے کی باگ روک لی اور فرمایا! جاؤ اپنے سردار کو بھیج دو۔ ان دونوں سواروں نے اپنے سردار کی خدمت میں حاضر ہو کر کیفیت اپنی بیان کی۔ پس سردار خود سوار ہو کر وہاں آیا اور چہرے پر نقاب دیکھ کر گھوڑے کی باگ اپنے لشکر کی جانب پھیری۔ اس وقت شہربانوؑ نے فرمایا اے سوار کس کے تحقیق حال کے لئے آیا تھا اور کیوں بدن استفسار پھیرا جاتا ہے شہریار نے کہا اے سوار میں تجھ سے کیا پوچھوں کہ تو عورت معلوم ہوتی ہے اور مجھے اپنے بھائی اور سردار فرزند رسولؐ مختار کا کچھ حال دریافت کرنا تھا۔ اس لئے کہ میں لشکر کثیر لے کر واسطے اعانت ان حضرت کے جاتا ہوں۔ جناب شہربانوؑ نے فرمایا اے شخص وہ جناب تیرے اور سب مسلمانوں کے امام اور سردار برحق ہیں مگر لفظ بھائی کا تو نے کس نسبت سے کہا۔ شہریار نے کہا میری ایک بہن شہربانوؑ حضرت کی کنیزی میں ہے۔ فلما سمعت ذلك بكت وقالت يا اخی والله قد قتل ابو عبدالله الحسين سنتے ہی شہربانوؑ نے نقاب چہرہ سے الٹ دی اور دونوں بانہیں شہریار کی گردن میں ڈال کر بہت روئیں اور فرمایا اے بھائی اب کس کی اعانت کو جاتے ہو۔ واللہ آقا ہمارے امام حسینؑ قتل کئے گئے۔ علی اکبرؑ شہید ہوا علی اصغر بھی جنت کو سدھارے۔ اے بھائی ہم زمین کربلا پر لوٹے گئے ہمارا تخت سلطنت الٹ گیا۔ راوی کہتا ہے کہ دونوں بھائی بہن گلے مل کر چیخ مار کر اس شدت سے روئے تھے کہ تمام صحرا میں شدت گریہ سے ان کی تزلزل پڑ گیا۔ جب رونے سے افاقہ ہوا

شہریار نے کہا اے بہن جو کچھ مشیت ایزدی میں تھا واقع ہوا مگر اب زمین کربلا پر چل کر بقیہ اہلبیتؑ کی خبر لینی چاہئے شہر بانوؑ نے کہا میرے آقا کی یہیں تک اجازت تھی یہاں سے کہیں جا نہیں سکتی اسی جگہ قیام کروں گی تم زمین کربلا پر جاؤ اور حال اہلبیتؑ اطہار دیکھ کر میرے فرزند بیمار و حزین زین العابدینؑ کی خبر لاؤ۔ یہ سن کر شہریار وہیں شہر بانوؑ کو چھوڑ کر کربلا کو روانہ ہوئے آہ آہ مومنین اس وقت شہریار کربلا پر پہنچے جس وقت سرا اوقات عصمت میں آگ مشتعل تھی اور سب بیبیاں مع اطفال خورد سال بخوف جان خیموں سے باہر نکل کر مثل اوراق مصحف اوس صحرائے ہولناک میں پریشان تھیں کوئی صدا سے واحسیناہ وامظلوماہ کی بلند کرتی تھی کوئی وااخاہ واسیداہ کہہ کر روتی تھی آہ آہ کس زبان سے عرض کروں جو حال مصیبت شہریار کے پیش نظر آیا۔ دیکھا کہ امام زین العابدینؑ ایک درخت کے سایہ میں فرش خاک پر بیٹھے ہیں مگر کس ہیئت سے کہ دست حق پرست سینہ مبارک پر رکھے ہیں اور دہن شریف سے وہ شے اگل رہے ہیں جس کے بیان سے کلیجہ منہ کو آتا ہے رونے کو یہ اشارہ کافی ہے کہ زمین اس جگہ کی سرخ ہو رہی تھی فقال السلام علیك یا بن رسول الله فرد علیه السلام وقال من انت یا هذا لم یسلم علی احد غیرك منذوددت علے هذه الا رض شہریار نے حضرتؑ پر سلام عرض کیا حضرتؑ نے جواب دے کر فرمایا اے بھائی تو کون ہے کہ ایسے وقت بے کسی میں مجھ غریب و مظلوم پر سلام کرتا ہے حالانکہ جس روز سے ہم اس سر زمین پر وارد ہوئے ہیں سوائے تیرے کسی نے ہمیں سلام نہیں کیا۔ اس نے عرض کیا میں آپ کی مادر گرامی شہر بانو کا بھائی ہوں۔ اپنے آقا و امام کی نصرت کے واسطے لشکر گراں لے کر آیا تھا مگر افسوس ہے کہ اپنے شومی طالع سے اس سعادت سے

محروم رہا جب سکینہؑ کو معلوم ہوا کہ شہریار میرے بھائی امام زین العابدینؑ سے باتیں کرتے ہیں دوڑ کر دامن شہریار سے لپٹ گئیں اور رو کر کہنے لگیں اے ماموں مجھے والدہ اس صحرائے مصیبت و عالم غربت میں چھوڑ کر تنہا تشریف لے گئیں اگر آپ سے ملاقات ہو تو میری طرف سے بیان کیجئے گا اے اماں شمر نے مجھے طمانچے مارے اور بندے میرے کانوں سے چھین لئے اور ہم اہلبیتؑ کے سروں سے چادریں اتار لیں اور چاہتے ہیں کہ ہم کو سر برہنہ رسن بستہ شتران بے کجاوہ و عماری پر سوار کر کے روانہ شام محنت انجام ہوں۔ یہ کلمات جگر خراش اپنی بھانجی سکینہؑ کے سن کر شہریار بیتاب ہو گئے اور خدمت امام زین العابدینؑ میں عرض کی اگر ارشاد ہو تو ان ظالموں سے اپنے امامؑ کے خون ناحق کا عوض لوں۔ حضرت نے فرمایا کہ اگر ان کا استحصال مشیت ایزدی میں ہوتا تو میرے پدر بزرگوار کو حق تعالیٰ نے ہر طرح کی قدرت عنایت فرمائی تھی کیوں خود شہید ہوتے اور کیوں ہم اہلبیتؑ عصمت و طہارت کی یہ نوبت پہنچتی۔اس قوم کو اس کے حال پر چھوڑ دو عادل حقیقی روز جزا ان سے انتقام لے گا۔جب شہریار نصرت اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ناامید ہوئے روتے ہوئے اس مقام پر جہاں شہربانوؑ کو چھوڑ گئے تھے پر آئے اور ایک مکان تعمیر کر دیا اور تاحیات جناب شہربانوؑ نے اس مقام پر عبادت خدا میں بسر کی اور بعض روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ جناب شہر بانوؑ اہلبیت سے رخصت ہو کر روانہ ہوئیں عمر سعد نے دیکھا کہ ایک سوار نقاب دار خیمہ امامؑ سے نکل کر جانب صحرا جاتا ہے تو کچھ سواروں کو حکم دیا گرفتار کر لاؤ چونکہ اسپ میمون بہت تیز جاتا تھا وہ سب سوار پیچھے رہ گئے جب اس مخدومہ کو اطمینان حاصل ہوا تو ایک مقام پر کنارہ دریا گھوڑے سے اتریں اور وہ کرتہ جو خون علی اصغرؑ سے

آلودہ تھا اسے دھونے لگیں اور زار زار رونے لگیں اور فرماتی تھیں ہائے علی اصغرؑ سے بھی ظالموں نے میری گود خالی کر دی ناگاہ وہی سوار عمر سعد پھر دکھائی دے۔ بتعجیل گھوڑے پر سوار ہو کر حضرت شہربانوؑ اس مقام سے آگے بڑھیں اس اثناء میں ایک پہاڑ سر راہ نمودار ہوا اور آہ آہ تین جانب سے فوج نے آکر محاصرہ کر لیا۔ جس طرف نظر کرتی تھیں سوائے انبوہ اور اوس کوہ کے کسی جانب راہ گزر معلوم نہیں ہوتی تھی اس وقت آپ نے مضطرب ہو کر درگاہ مجیب الدعوات میں عرض کی اے پردہ پوش عالم تو جانتا ہے کہ میں تیرے رسولؐ کے فرزند کی کنیز ہوں میری حفاظت و حرمت تیرے ہاتھ میں ہے راوی کہتا ہے کہ ہنوز دعا شہربانوؑ کی ناتمام تھی دیکھتے ہیں کہ وہ پہاڑ شق ہو گیا اور وہ جناب مع اسپ میمون اس کے اندر تشریف لے گئیں اور پھر وہ پہاڑ اپنی اصلی حالت میں ہو گیا الا لعنة الله علے القوم الظالمیں۔

ملاحظہ فرمائیں کتاب بحور الغمہ جلد دوم ص159 تا164ص مطبوعہ لکھنو قدیم

توثیق

(1) عمدۃ العلماء والمجتہدین سرکار علامہ سید کلب حسین صاحب لکھنوی اعلیٰ الله مقامه نے ساری زندگی مصائب اس کتب بحور الغمہ سے پڑھتے تھے اور حوالے دیتے تھے۔

(2) سرکار صدر العلماء علامہ سید مظہر حسن غازی پوری قدس سرہ نے اس پر شاندار الفاظ میں عربی زبان میں تقریظ لکھی ہے۔

(3) خاتم المحد ثین علامہ آغا بزرگ تہرانیؒ بحور الغمہ کو مقتل کبیر لکھا ہے
الذریعہ فی تصانیف الشیعہ جلد 3 ص 50 مطبوعہ بیروت

حضرت سید الشہداؑ علیہ السلام کا اپنی نگرانی میں حضرت شہر بانو سلام اللہ علیھا کو کوہ رے میں پہنچانا

بروایت حزن المومنین وسرور المومنین جب وہ گھوڑا کہ نام جس کا میمون تھا مظلوم کربلا کی شہادت کے بعد باگیں کٹی زین میں جابجا تیر پیوست بال اور پیشانی خون سے رنگین کئے آنکھ سے آنسو سموں سے خاک اڑاتا در خیمہ پر پہنچا اور ایسی آواز سے بولا جیسے کوئی غم زدہ اپنے آقا اور سرپرست کے ماتم بین نالے کرتا ہے۔ شہر بانوؑ پہلے تو گھوڑے کی گردن میں بانہیں ڈال کر روتی رہیں پھر رکاب پر بوسہ دے کر چاہا سوار ہوں وہ وقت یاد آگیا جب آقائے مظلوم کس عزت واحترام سے مجھے سوار فرماتے تھے بے اختیار ہو کر رونے لگیں۔ مقتل کی طرف نگاہ حسرت سے دیکھ کر کہنے لگیں آہ آہ کہاں ہیں وہ وارث ووالی میرے اور کہاں ہیں وہ عزت واحترام کرنے والے میرے اور کہاں ہے وہ کجاوہ کہاں ہے وہ پسر ہمشکل پیغمبر جو اس وقت پردہ اور اہتمام میری سواری کا کرے۔ غرض ایک ایک اہلبیتؑ سے رخصت ہو کر سکینہؑ کو گلے لگا کر سوار ہوئیں۔ چند قدم چلیں تھی کہ عمر سعد نے اپنی فوج کو آواز دی دیکھو یہ کون عورت خیمہ حسینؑ سے جاتی ہے جانی پہچانی یہ آواز جو اس خاتون کے کانوں میں پہنچتے ہی ہاتھ پاؤں میں رعشہ پڑ گیا۔ سر اٹھا کر دعا کی خداوند میں تیرے نبی کے نواسے کی حرمت

اس وقت ذوالجناح جوامام حسینؑ کی سواری کا گھوڑا تھا اس کی آواز معلوم ہوئی۔دیکھا کہ سامنے ایک شخص اسی ذوالجناح پر سوار چلا آتا ہے کس طرح اعضاء تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے ہیں بدن میں تیر پر تیر پیوست ہیں گردن پر سر نہیں جب قریب آیا تو کون ہے اور کیوں آیا ہے اس کے حلق بریدہ سے آواز آئی اے شہر بانوؑ میں وہی حسینؑ غریب ہوں جس کے بعد تنہا تو نے مسافرت اختیار کی ہے اس وقت تیری تسکین کو آیا ہوں یہ فرما کر نظروں سے غائب ہو گئے۔

گھوڑا شہربانو کو لے کر ایک جانب لے چلا۔ دور جا کر اس مخدومہ نے دیکھا ایک لشکر گراں چلا آتا ہے سمجھیں یہ فوج عمر سعد کی کمک کو جاتی ہے ڈریں اور باگ رہوار کی دوسرے طرف پر ہے۔سردار لشکر نے خود دیکھا کہ ایکسوار نقاب دار کربلا کی طرف سے آتا ہے خود گھوڑا بڑھا کر قریب آکر کہا اے سوار خائف نہ ہو ہم تجھ سے اپنے آقا حسینؑ کا حال دریافت کرنا چاہتے ہیں یہ سنتے ہی آپ کہنے لگیں کہ تو کون غمخوار حسینؑ ہے کہ حضرتؑ کا حال پوچھتا ہے اس جناب سے تو زمانہ پھر گیا کوئی پرسان نہیں۔اس نے کہا مجھے حضرتؑ سے غلامی اور برادری کا دعویٰ ہے۔شہربانوؑ نے کہا کہ غلامی کا دعویٰ تو ہر مسلمان کرتا ہے مگر برادری کا لفظ تو نے کس رو سے کہا؟ وہ بولا میری ایک بہن شہربانوؑ حضرت کی کنیزی میں ہے اثنائے راہ سے مولاؑ نے خط لکھا تھا کہ اہل کوفہ مجھ سے بر سر دغا ہیں حتی الامکان نصرت اسلام سے باز نہ رہنا۔اپنا لشکر لیکر جان نثاری کو جاتا ہوں سنتے ہی شہربانوؑ نے نقاب چہرے سے الٹ دی اور رو رو کر چلائیں اے بھائی اب کس کی مدد کو جاؤ گے۔ قتل الحسین بکر بلا ذبح

الحسین بکربلا ظالموں نے اپنے نبیؐ کے نواسے کو مہمان بلا کر تین دن کا بھوکا پیاسا ذبح کیا۔ ہم کو بے وارث اور بچوں کو یتیم کر دیا۔ ہمشکل پیغمبرؐ کے جوانی خاک میں مل گئی ایک شب کی بیاہی بیٹی رانڈ ہو گئی قاسم کے سوگ میں بیٹھے ہیں عباسؑ کے شانے کاٹے گئے' چھ مہینے کی جان اصغر تک نہ بچا نہالچہ باپ کی آغوش میں تیر کھا کر جنت کو سدہارے۔ ماں کی گود اور اپنا جھولا سنسان کر گئے۔ موت نے ہمارا گھر کا گھر دوپہر میں صاف کر دیا اب کوئی سوا ایک فرزند بیمار کے باقی نہ رہا کیا جانے وہ زندہ ہے یا باپ اور بھائیوں کے صدمہ سے تڑپ کر مر گیا نہ معلوم اس وقت تک مشکل کشاء کی بیٹیاں رسول خداؐ کی نواسیاں کس مصیبت میں گرفتار ہوں گی۔ یہ سنتے ہی شہریار نے عمامہ زمین پر پھینک دیا اور بھائی بہن گلے مل کر اس شدت سے روئے کہ روتے روتے غش کھا گئے اور سارا لشکر سیاہ پوش ہوا اور تین دن تک اس صحرا میں ایسا ماتم برپا رہا کہ پہاڑوں سے جنگلوں سے واحسیناہ واغربتاہ واقاسماہ واعباساہ واالکبراہ کے سوا کچھ صدا نہ آتی تھی۔

ملاحظہ فرمائیں بحور الغمہ جلد اول 187/186 مطبوعہ انڈیا

توثیق

بحور الغمہ بہت ہی معتبر اور بے مثل کتاب ہے اس کتاب ندرت خطاب کی توثیق کے لئے یہ کافی ہے کہ اعلم العلماء والمجتہدین سرکار علامہ مفتی السید محمد عباس اعلی اللہ مقامہ نے اس کا قطعہ تاریخ لکھا جس کا قطعہ تاریخ مفتی صاحب قبلہ جیسی شخصیت لکھ کر توثیق کرے اس کی وثاقت میں کیا کمی ہو گی۔

شیخ محمد حسین ڈھکو صاحب لکھتے ہیں

مفتی محمد عباس بن سید علی شوستری الجزائری اللکھنوی سید العلماء مولانا سید حسین سلطان العلماء مولانا سید محمد کے ممتاز شاگردوں میں سے تھے بہت بلند پایہ فقیہ و متکلم و بے بدل ادیب شاعر اور کثیر التصنیف والتالیف مصنف تھے علاوہ دیگر علوم وفنون کے کلام میں بھی متعدد کتابیں تصنیف فرمائیں۔

احسن الفوائد ص 41 مطبوعہ سرگودھا

عالم اجل فاضل بے بدل علامہ سید وزیر الدین حسینؒ قدس سرہ فرماتے ہیں

بروایت حزن المومنین و سرور المومنین جب وہ گھوڑا کہ نام اس کا میمون تھا بعد شہادت شاہ کربلا گیس کٹی ہوئی زین میں جابجا تیر پیوست بال اور پیشانی خون سے رنگین کئے ہوئے روتا خاک اڑاتا در خیمہ پر پہنچا اور اس آواز سے بولا جیسے کوئی غمزدہ اپنے آقا و سرپرست کے ماتم میں نالے کرتا ہے جناب شہر بانوؑ اس کی آواز سن کر آئیں پہلے تو گھوڑے کی گردن میں بانہیں ڈال کر روتی رہیں پھر موافق ارشاد اور وصیت شاہؑ مظلوم کے رکاب پر بوسہ دے کر چاہا کہ اس پر سوار ہوں پس شہر بانوؑ کو وہ وقت یاد آگیا کہ آقائے مظلوم کس عزت و احترام سے مجھے سوار فرمایا کرتے تھے وہ والی و وارث میرا اور کہاں ہے وہ عزت و احترام کرنے والا میرا اور کہاں ہے وہ محمل پردہ دار اور کہاں ہے وہ پسر ہمشکل رسولؐ مختار جو اس وقت پردہ اور اہتمام میری سواری کا کر ... سے رخصت ہو کر سکینہؑ کو گلے لگاتا

اور بہت روئیں پس سوار ہو کر چند قدم چلی تھیں کہ عمر سعد لعین نے اپنی فوج بے دین کو آواز دی کہ دیکھو یہ کون عورت خیمہ حسینؑ سے نکلی جاتی ہے اسے روک لو کہیں جانے نہ پائے۔ سنتے ہی اس آواز کو اس خاتون ممتاز کے دست وپائے مبارک میں رعشہ پڑ گیا سر مقدس جانب آسمان اٹھا کر دعا کی کہ خداوند میں تیرے پیغمبرؐ کے نواسے کی حرمت ہوں میری عزت، آبرو تیرے دست قدرت میں ہے ہنوز دعا شہربانوؑ کی تمام ہوئی تھی کہ عجب قدرت خدا اور شان کبریا نظر آئی۔

سامنے سے کیا دیکھتی ہیں کہ اس اسپ ذوالجناح جو امام حسینؑ کی سواری کا گھوڑا تھا بولتا ہوا چلا آتا ہے اور ایک شخص اس پر سوار ہے اور عجب طرح کی شان اس سوار کی نمودار تھی کہ تمام اعضائے اندام نیزہ و حسام سے ٹکڑے ٹکڑے ہیں جسم پر تیر پیوست ہیں اور گردن پر سر نہیں ہے جب وہ سوار قریب آیا حضرت شہربانو نے اس سے پوچھا کہ اے شخص کون ہے تو ؟اور میری سمت کس لئے چلا آتا ہے ؟اس کے حلق بریدہ سے آواز آئی کہ اے بانو کہ میں وہی حسینؑ غریب ہوں کہ جس کے بعد تو نے تنہا مسافرت اختیار کی ہے اس وقت میں تیری تسکین کو آیا ہوں اتنا ہی فرما کر نظر سے غائب ہو گئے۔

پس لشکر عمر سعد نے ہر چند تعاقب کیا مگر وہ گھوڑا جناب شہربانوؑ کو اس سرعت سے لے کر ایک سمت کو چلا کہ لشکر سے ناپدید ہوا پس لشکر عمر سعد عاجز ہو کر واپس آیا اور جناب شہربانوؑ بہت دور کے فاصلے پر چلی جاتی تھیں۔ ناگاہ سر راہ اس

مخدومہ نے دیکھا کہ ایک لشکر گراں سامنے سے نمایاں ہے اپنے دل میں سمجھیں کہ شائد کہ یہ فوج عمر سعد کی کمک کے واسطے آتی ہے یہ خیال کر کے خائف ہوئیں اور عنان اپنے راہوار کی دوسری سمت کو پھیر دی ادھر سردار لشکر نے دیکھا کہ ایک سوار نقاب دار کربلا کی سمت سے آتا ہے اور شاہراہ چھوڑ کر اور طرف کو جاتا ہے وہ سردار خود اپنا گھوڑا بڑھا کر ان کے قریب آیا اور کہا کہ اے سوار تو خائف نہ ہو مجھے تجھے سے کچھ اپنے آقا حسینؑ کا احوال پوچھنا ہے سنتے ہی آپؑ ٹھہر گئیں اور بولیں کہ اے شخص تو کون غم خوار حسینؑ ہے کہ حضرت کا حال پوچھتا ہے ان سے تو زمانہ پھر گیا ہے کوئی پرسان حال نہیں ہے اس نے کہا مجھے حضرت سے دو دعوے ہیں ایک دعویٰ غلامی کا اور دوسرا دعویٰ برادری کا ہے شہربانوؑ نے کہا کہ ان کی غلامی کا دعویٰ تو ہر مسلمان کرتا ہے مگر برداری کا لفظ تو نے کس رو سے کہا اور تو کون شخص ہے تب اس سردار نے کہا کہ امام حسینؑ کی کنیزی میں میری ایک ہمشیرہ ہے نام اس کا شہربانو ہے حضرت اثنائے سفر سے مجھے ایک نامہ لکھا تھا کہ اے بھائی اہل کوفہ ہم سے بر سر پرخاش ہیں جہاں تک تم سے ممکن ہو نصرت اسلام سے باز نہ رہنا اور میں شہزادہ عجم ہوں اور شہریار میرا نام ہے۔ موافق لکھنے حضرت کے اپنا تمام لشکر ہمراہ لے کر واسطے جان نثاری حسین علیہ السلام خاصہ ءباری کے جاتا ہوں سنتے ہی اس بیان کے جناب شہربانو تھرا گئیں اور بے تامل نقاب اپنے چہرہ مقدس سے الٹ دی۔ شہریار کو جو وہ پریشان صورت ایک عورت کی نظر آئی تو بسبب خستہ حالی کے اپنی بہن کو نہ پہچان سکے۔ شرم سے اپنا سر جھکا لیا اور نیچی نگاہ سے دریافت کیا کہ آپ کون معظّمہ ہیں اگر حال سے میرے آقا حسینؑ کے کچھ آپ کو خبر ہو تو مجھے مطلع کیجئے۔ اس وقت شہربانو

چلا اٹھیں اور کہا کہ اے بھائی اب کس کی مدد کو جاؤ گے۔ قتل الحسین بکربلا ذبح الحسین بکربلا ظالموں نے اپنے پیغمبرؐ کے نواسے کو مہمان بلا کر تین دن کا بھوکا پیاسا ذبح کیا۔ ہم کو بے وارث ووالی اور یتیم بچوں کو پریشانی اور خستہ حالی میں چھوڑ دیا۔ ہمشکل پیغمبر کی جوانی خاک میں مل گئی ایک رات کی بیاہی بیٹی رانڈ ہو گئیں اور قاسمؑ کے سوگ میں بیٹھی عباسؑ کے شانے کاٹے گئے' چھ مہینے کی جان اصغر علیہ السلام نادان تک نہیں بچا۔ اپنے نہالچہ پر باپ کی آغوش میں حلق نازنین پر تیر کین کھا کر جنت کو گئے۔ اے بھائی موت نے ہمارا گھر کا گھر دو پہر میں صاف کر دیا ایک فرزند بیمار کے سوا کوئی باقی نہیں رہا معلوم نہیں کہ وہ بیمار بھی زندہ ہے یا نہیں اس وقت تک مشکل کشا کی بیٹیاں رسول خدا کی نواسیاں مصیبت میں گرفتار ہیں سنتے ہی اس بیان کے شہریار نے عمامہ اپنے سر سے اتار کے پھینک دیا اور اس معظّمہ کو دیکھ کر اتنا متوحش ہوا کہ دیر تک عالم سکتہ کا سارہا آخر پوچھا کہ اے مخدومہ عالم للہ اپنا اسم معظم مجھے بتلا دو کہ آپ کون معظّمہ ہیں فرمایا کہ اے بھائی تم نے اب تک مجھے نہیں پہچانا میں وہی شہربانو تمہاری ہمشیرہ ہوں جو کنیزی میں شاہؑ مظلوم کے آئی تھیں وقت رخصت ہونے کے اہل حرم سے میرے آقا نے مجھے ارشاد فرمایا تھا کہ بعد ہماری شہادت کے گھوڑا ہماری سواری کا پیشانی اپنی میرے خون سے رنگین کر کے در خیمہ پر آئے گا تم اس پر سوار ہو جانا پس جس جگہ حکم خدا ہو گا یہ گھوڑا تم کو وہیں پہنچا دے گا یہ کہہ کر شہربانوؑ نے اپنے بھائی کے گلے میں ہاتھ ڈال دیئے اور دونوں بھائی بہن گلے مل کر اس شدت سے روئے کہ روتے روتے غش کر گئے اور سارا لشکر شہریار کا سیاہ پوش ہوا اور تین دن تک

اس صحرا میں ایسا ماتم برپا رہا کہ پہاڑوں اور جنگلوں سے بہم یہی آواز آتی تھی

واحسيناه واغريباه وافاسماه واعباساه واكبراه

دوسری روایت:۔

اور بسند معتبر صفوان سے منقول ہے کہ وہ گھوڑا حضرت کا بعد شہادت امام کے خیمہ امام پر پہنچا اور روبرو جناب شہر بانو کے اپنی پشت خم کر کے گھٹنوں کو زمین پر ٹیک دیا اور اشارہ سواری کا کیا پس شہر بانوؑ پہلے مامور ہو چکی تھیں یہ حال دیکھ کر جناب زینبؑ علیہ السلام خاتون کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور سلام الوداع کیا

اور یہ وصیت کی کہ میں تو حسب ارشاد آقائے خوش نہاد کے سوار ہوتی ہوں جہاں خدا لے جائے گا وہاں جاؤں گی۔ اب اہل بیتؑ رسولؐ سے میں رخصت ہوتی ہوں مفارقت تمہاری اگرچہ مجھ پر بہت دشوار ہے اور شاق ہے مگر میرے واسطے یہی حکم امامؑ آفاق ہے۔

سکینہؑ سے خبردار سید سجاد علیہ السلام ہوشیار رہو، امیدوار ہوں کہ میرے ہجران سے حال ان کا پریشان نہ ہو اور اے سیدہؑ جب آپ قید محن سے چھوٹ کر وطن کو تشریف لے جائیں تو میری دختر بیمار فاطمہ صغریٰ کے سر پر میری طرف سے دست شفقت پھیرنا اور تمام زنان بنی ہاشم اور عورات ہمسایہ کو میری جانب سے سلام الوداع کہنا

آہ واویلا اس وقت کا تلاطم اور رونا اہل بیتؑ کا جدائی سے شہر بانوؑ کی کس زبان سے بیان کیا جائے۔ حضرت زینبؑ کی بے قراری اور سکینہؑ کی آہ وزاری اور یہ دختر نادان فراق مادر ذیشان میں فریاد کرتی تھیں کہ آہ بابا جان بھی ہمارے مر گئے اور علی اکبرؑ نوجوان بھی سفر آخرت کر گئے برادر صغیر بھی ہدف تیر ہوا اب سایہ ماں کا بھی سر سے اٹھتا ہے پس وہ گھوڑا جناب شہر بانوؑ کو سوار کر کے لے چلا تو شہر بانوؑ پھر کر سکینہ

کو دیکھتی جاتی تھیں اور فریاد کرتی تھیں کہ اے پارہ جگر صبر کر اب ملاقات تمہاری بروز قیامت ہوگی۔ ایک روایت میں لکھا ہے کہ شمر نابکار چار ہزار سوار سے پیچھا ہوا جب تک کہ گرد راہ کی نظر آئی تعاقب کیا آخر وہ اسپ نازی بکمال سرعت و جانبازی نگاہ فوج پلید سے ناپدید ہوا پس شمر مقہور مجبور ہو کر واپس آیا منقول ہے کہ وہ اسپ حسینؑ ایک طرفۃ العین میں نواحی ملک رے میں داخل ہوا اور ایک بلندی کوہ پر جا کر اس اسپ باشکوہ نے پاؤں اپنا زمین پر مارا کہ زمین شگافتہ ہوئی اور آپ مع حضرت شہربانوؑ زمین میں فرو ہوا پھر کسی نے نشان اس کا نہ پایا چنانچہ اس بلندی کوہ پر اب ایک قبہ بہت بڑا وسیع بنایا گیا ہے اور مستورات واسطے زیارت کے اس قبہ میں جاتی ہیں اور مشرف بازیارت ہوتی ہیں اور مرد اس مقام پر نہیں جا سکتا کہ یہاں تک عورت حاملہ کو اس مقدس مقام پر لے جاتے ہیں اگر اس شکم میں لڑکا ہوتا ہے تو ہرگز اس مکان میں نہیں جا سکتیں اور اگر لڑکی ہو تو بے دغدغہ چلی جاتی ہیں یہ بات بارہا کے تجربے سے ظاہر ہوئی ہے۔

الا لعنة الله على القوم الظالمين وسيعلم الذين ظلموا اى منقلب ينقلبون

ملاحظہ فرمائیں :

سراج غم جلد دوم ص300 تا304 مطبوعہ دہلی طبع دوم1916ء

صدر العلماء علامہ صدر الدین واعظ القزوینی نے احوال جناب شہربانو زوجہ حضرت امام حسین علیہ السلام بصورت نظم پیش کیا ہے۔

شہربانو آن دخت شاہ عجم فروغ شبستان ماہ حرم

ازیں پیشتر کشتہ شد شاہ من — زتاراج بی پردہ شد ماہ من
زکشور بکشور شدم بے نقاب — برہنہ تنم رابدید آفتاب
زایران بہ یثرب چوراہم فتاد — بسرء سایہ چترشا ہم فتاد
کسم کو کہ تاہمزبانی کند — یکی پہلوی نوحہ خوانی کند
من آنم کہ بلبل بنالد بمن — بگلشن درون کل بنالد بمن
من آنم کہ تادامن روزگار — بگرید بمن چشم ابر بہار
من آنم کہ بامن چویاری کند — عرب تاعجم ہر دوزاری کند

از آن پہلوی نوحہء درد مند
خروش از زنان حرم شد بلند

ملاحظہ فرمائیں!

ریاض القدس جلد دوم صفحہ 119 مطبوعہ ایران

اس پُر درد مرثیہ کا خلاصہ یہ ہے کہ شہربانودختر یزدجرد بادشاہ عجم جو شمع حرم امام حسین علیہ السلام تھیں نے اس طرح اپنا حال زار بیان فرمایا ہے جو اہل دل کے لئے ایک نوحہ ہے۔ اس سے پہلے کہ شاہ امم شہید ہوں اور خیام تاراج وبرباد ہوں اور میں شہر بشہر اسیر ہو کر بغیر چادر پھروں اور آفتاب مجھے کھلے سر دیکھے۔ میں نے ایران سے یثرب تک جو سفر اختیار کیا۔ اس میں میرے سر پر چتر شاہی تھا۔ یعنی کہ میں شہزادی تھی آہ اب حسینؑ شہید ہو جائیں گے اور میں بے پردہ ہو جاؤں گی میں کس کو اپنے نوحہ میں شریک کروں میں جانتی ہوں کہ بلبل میرے ساتھ نوحہ کرے گی۔ اور تادامن

روزگار چشم ابر بہار آنسو بہائے گی میں جانتی ہوں کہ عرب و عجم دونوں گریہ وزاری کر کے میری یاوری کریں گے۔ جب حضرت شہربانو نے اس طرح نوحہ کیا تو اہل حرم میں ایک کہرام برپا ہو گیا امام حسینؑ اس حال کو دیکھ کر پریشان ہوئے فرمایا اے خواتین حرم نالہ وفریاد نہ کرو۔ صاحب روضتہ الشہداء لکھتے ہیں کہ شہربانو دختر بادشاہ عجم نے امام حسینؑ کا دامن پکڑ کر۔ بزبان فارسی عرض کیا اے شاہ من اے مولیٰ حسینؑ۔ اے میرے تاجدار میں بیکس و غریب الوطن ہوں اور یہ مخدرات ' ذریت رسول خدا اور عرب ہیں اور لشکر اعداء بھی عربی ہے۔ میری حالت پر کوئی رحم نہ کرے گا۔ کیونکہ میں عجم ہوں۔ اے حسینؑ نزدیک ہے کہ میری روح میرے جسم سے نکل جائے امام حسینؑ نے جناب شہربانو سے فرمایا کہ خیمہ میں بیٹھو۔ جب میں زخمی ہو کر گھوڑے سے زمین پر پہنچوں گا تو دلدل در خیمہ پر آئے گا اور تم اس پر سوار ہونا۔ اور جہاں تم چاہو گی وہاں لے جائے گا۔

غرض کہ امام حسین علیہ السلام بعد از وصیت و نصیحت خیمہ سے باہر نکلے۔ اس وقت خیام امام علیہ السلام میں شور و غوغا پیدا ہوا۔ نوحہ وشیون کی آواز بلند ہو رہی تھی خدا حافظ کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں ۔ حضرت امام حسین علیہ السلام نے جو مصائب بے پناہ برداشت کئے ہیں وہ اسلام کی بقاء کے لئے تھے امام حسینؑ میدان کارزار میں برائے جہاد تشریف لائے۔

ملاحظہ فرمائیں!

ریاض القدس جلد دوم ص 119 مطبوعہ ایران

توثیق

شیخ محمد حسین ڈھکو صاحب لکھتے ہیں

سید نعمت اللہ بن عبداللہ المعروف علامہ جزائری آپ حضرت علامہ مجلسی اور آفتاب حق خوانساری اور فاضل جلیل علامہ محسن فیض کے شاگرد رشید اور بہت بلند پایہ کے عالم و فاضل ماہر کامل محدث جلیل اور محقق نبیل متکلم بے عدیل تھے۔

احسن الفوائد ص 36

مقصرین کے سفسطہ کا رد

اکثر لوگ بی بی شہر بانوؑ کے کوہ رے کی طرف آمد پر مختلف اعتراضات کرتے ہیں جن میں ایک یہ بھی ہے کہ شہزادیوں کو اور تمام اہل حرم کو چھوڑ کر بی بی شہر بانو کوہ رے تہران طرف کیوں آگئی اس کا جواب یہ ہے۔

اول ۔ حضرت امام حسینؑ نے خود شہزادی کو حکم دیا لہٰذا مصلحت امام کو امام ہی بہتر سمجھتا ہے۔ ہمارا اعتراض فضول ہے۔ ہمیں اتباع امر امامت حکم ہے نہ اس کی لم پوچھنے کا۔

دوم ۔ یقیناً اس میں وہی مصلحت کار فرما ہے جو حضرت محمد حنفیہؑ جیسے شجاع بھائی کو مدینہ میں اپنا نائب مقرر کرنے کی۔

سوم۔ یقیناً سید الشہداؑ نے اپنے پیغام کو عام کرنا چاہا تاکہ ہر جگہ یہ پیغام پہنچے اور یہ کام آپؑ کے سفرائؑ نے انجام دیا۔ اگر فاتح شام نے شام میں اپنے خطبات دے کر اس پیغام کو عام کیا۔ حتیٰ کہ وہاں شہزادی رقیہ بنت الحسینؑ یعنی

جناب سکینہؑ کی زندان میں شہادت ہوئی۔ شہزادی کی زیارت گاہ کا زندان میں ہونا مظلومیت کو اجاگر کرتا ہے۔ تو اسی طرح امام حسینؑ نے چاہا کہ اگر عرب میں شہزادی مظلوم یزیدی مظالم کا پردہ چاک کر رہی ہے تو عجم میں بھی حضرت زہرا سلام اللہ علیھا کی بہو نمائندہ ہو۔ جو اہل عجم کو کربلا میں ٹوٹنے والی قیامت سے آگاہ کرے۔

چہارم۔ ملک عجم میں شہرت شہادت کیلئے حضرت شہربانوؑ سے بڑھ کر کون بہتر ہو سکتا ہے کہ شہزادی ملک فارس کے شہنشاہ کی بیٹی اور پوتی تھی۔ یہ شہزادی کے مبارک قدم کا ہی اثر ہے کہ عجم (ایران) میں مذہب آل محمد علیھم السلام نے فروغ پایا اور آج تک فروغ پا رہا ہے۔

محل غیبت

حضرت شہربانو سلام اللہ علیھا کوہ رے میں پہنچ کر غائب ہو گئیں۔ پہاڑ میں ام السادات کا غائب ہونا خلاف عقل نہیں۔ حضرت ابو تراب علیہ السلام کی بہو اگر پہاڑ کو حکم دے تو وہ کیوں نہ تعمیل امر کرتے۔ باب اللہ کی بہو باب اللہ کی زوجہ باب اللہ کی مادر گرامی نے یقیناً کوہ میں دروازہ بہشت بنایا ہے۔

ابواب الارض

دعاء سمات میں باب الارض کا ذکر موجود ہے

واذا دعیت به علی مضایق ابواب الارض للفرج انفرجت ۔

مفاتیح الجنان ص 123

سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کا اعلان

بازار میں حضرت سید الشہدا علیہ اسلام کے سر اقدس نے تلاوت قرآن کرتے ہوئے ان اصحاب الکہف والر قیم کانوا من ایتنا اعجباً کی آیت کو تلاوت فرمایا۔

اصحاب کہف نے ظالم حکمران کے شر سے نجات پائی تو مادر امام اور زوجہ امام نے بھی کوہ رے میں فوج اشقیاء کے شر سے نجات پائی۔ یہ بہت ہی لطیف اور دقیق اشارات ہیں جن کو پاک ذہن ہی سمجھ سکتا ہے۔

کس رہوار پر سوار ہوئیں

صدر المقصرین نے لکھا کہ وہ کون سا گھوڑا تھا جس پر آپ سوار ہو کر گئیں تھیں۔ سعادت الدارین ص444

جواب یہ ہے کہ حضرت سید الشہدا علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ میری شہادت کے بعد میرے رہوار پر سوار ہو کر کوہ رے کی طرف جانا کربلا میں آپ کا صرف ایک رہوار نہیں تھا بلکہ سلطان کربلا کے متعدد راہوار تھے۔ آپ میمون نامی گھوڑے پر سوار ہو کر ملک عجم کی طرف روانہ ہوئیں۔

بحور الغمہ ص109 مطبوعہ انڈیا

مرتجز کہاں گیا؟

سرکار آیت اللہ علامہ سید محمد رضی مجتہد قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء کے دوسرے مقامات پر بعض اقوال سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جب قائم آل محمد علیہم السلام ظہور فرمائیں گے تو ذوالفقار سے ہی جنگ کریں گے اور اسی ذوالجناح پر سوار ہوں گے۔

ملاحظہ فرمائیں! شہادت کبریٰ جلد اول ص601 مطبوعہ کراچی

غار عتیق:۔

امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد ذوالجناح نہر فرات میں ڈوب گیا اس کے متعلق حضرت امام سجاد علیہ السلام سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا مرتجز ڈوبا نہیں بلکہ غار عتیق میں موجود ہے اور اس وقت تک موجود رہے گا جب ہمارے قائم کا ظہور نہیں ہوگا وہ ظہور کے وقت آئے گا اور مولا کی سواری ہوگا۔

احقاق الحق ص486 طبع اول

طریق العرفان جلد اول ص154/153 طبع اول

بہر حال حضرت شہربانو سلام اللہ علیہا میمون نامی رہوار پر سوار ہو کر کوہ رے کی طرف تشریف لے گئیں۔

اعجاز امامت

مخدومہ عالیہ صحرا کے سفر اور راستے کی تکلیف کے پیش نظر جب پریشان

ہوئیں معلوم نہیں کس قدر قلبی تکلیف ہوئی ہوگی۔

اچانک ایک نقابدار سوار ظاہر ہوا جس کی معیت میں بی بی کوہ رے تک پہنچ گئیں جب استفسار فرمایا تو نقاب پوش نے نقاب چہرہ سے اٹھایا تو وہ غیر نہیں تھا بلکہ حضرت سید الشہداء علیہ السلام خود تھے جنہوں نے بعافیت اپنی غم زدہ زوجہ کو کوہ رے پہنچادیا۔

تحفۃ الذاکرین ص259 مطبوعہ ایران

مظہر العجائب کے مظہر العجائب فرزند سید الشہداءؑ کا یہ عظیم معجزہ ہے اس کے مثل دیگر معجزات بھی موجود ہیں۔ اس سے اس امر کی طرف بھی اشارہ ملتا ہے کہ شاید یہ سفر فی الفور ہو گیا ہو۔ اس لئے کہ اس وقت لشکر شہریار وہاں راستے میں تھا اور پھر بعید نہیں وہ لشکر شہریار بھی حضرت کے اعجاز سے تاراجی خیام کے بعد پہنچ گیا ہو جیسا کہ بعض کتب مقاتل میں اشارات ملتے ہیں۔ واللہ اعلم

اس موضوع پر ہم نے صرف روایت کو ہی قلمبند کیا ہے مقتل کی کتب مختلف روایات سے بھری پڑی ہیں کتب معتبرہ کی اہمیت سے ہم انکار نہیں کر سکتے بلکہ اس معاملے میں صدر المقصرین شیخ محمد حسین ڈھکو صاحب کا ہی قول پیش کرتے ہیں کہ

"کسی کے قیاس میں آئے یا نہ آئے جب ایک واقعہ کتب معتبرہ میں موجود ہے اسے اپنی قیاس آرائیوں کی بناپر مسترد نہیں کیا جاسکتا۔"

سعادۃ الدارین ص10 مطبوعہ سرگودھا

ہم نے رسالہ شریفہ میں حضرت سیدہ شہربانو سلام اللہ علیہا کی عظمت وطہارت نجابت وکرامت کے متعلق مفصل تحقیقی بحث کی ہے اور سب سے بڑے

اعتراض اور مقصرین کے عقیدہ ماتت فی نفاسھا کہ معاذاللہ حالت نفاس میں وفات پا گئیں کا شرح وبسط کے ساتھ ابطال کیا ہے کہ تمام امہات آئمہ علیہم السلام حیض ونفاس اور عوارض نسوانیہ سے منزا ومبرا ہیں تمام آئمہؑ کی مادر گرامی کی عظمت وطہارت پوری تحقیق کے ساتھ بیان کی اور کوہ رے میں مخدومہ عالیہ کی آمد بھی کتب مقاتل سے نقل کر دی اور اس کا سب سے بڑا ثبوت کوہ رے میں مخدومہ عالیہ کے حرم مطہر کی موجودگی اور اسلامی جمہوریہ کے محکمہ اوقاف نے جس کے سربراہ علماء وفقہا اہل علم وفضل ہیں انہوں نے جب اس حرم کو مادر امام سجاد علیہ السلام ام السادات شہربانو علیھا السلام کا حرم ہی تسلیم کیا ہے اور شہربانو سلام اللہ علیھا کے نام کی قیمتی ضریح اطہر چڑھائی گئی ہے تو پھر پرائمری فیل مولوی صاحبان کی چوں چوں کوئی معنی نہیں رکھتی۔ آل محمد علیھم السلام کے جس طرح مناقب کا شمار نہیں اسی طرح مصائب بھی لاتعداد ہیں خداوند کریم ہمیں ان ذوات متعالیہ کے احوال کے نشر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بحق محمد آله الطاهرین صلوٰت الله علیهم اجمعین وفرغ من تسویده مولفة العبد المسکین السیدمحمد ابوالحسن بن السید نذر حسین بن السید نورعلی شاه الموسوٰی المشهدی غفرهم الله فی الیلة التاسعةمن شهر صفرالمظفر ١٤٢٢ھ من الهجریة النبویة علیٰ مهاجرها افضل الصلوٰة واذکی السلام حامداً مصلیاً مستغفراً۔

بیت الزہراؑ ٤٩٤ سٹریٹ ١٠٦ سیکٹر آئی ایٹ فور اسلام آباد۔

زیارت نامه

السلام عليك يا سيدتنا شهر بانوعليك التحية والسلام ورحمة الله وبركاته

السلأم عليك يا شبهية الحورالعين اسلا م عليك ايتها الطاہرة من كل دنس ورجس

السلام عليك وعلىٰ بعلك المظلوم الشهيد وعلىٰ وولدك الاسيرالمسجون المظلوم

السلا م عليك ايتها الصديقة العارفه

السلا م عليك ايتها الرضية المرضية

السلام عليك ايتها التقية النقية

السلام عليك ايتها الطاهرة المطہرة

السلام عليك ايتها الزكية الفاضله

السلام عليك ايتها المظلومة البهة

السلا م على مجهوداتكم التى بذلتم لبقاء الاسلا م۔

السلام عليك ايتها المظلومه المحزونةتنادى يا حسيناه يا حسيناه من الذى خضبك بدمائك يا حسيناه من الذى قطع وريدك

صل الله عليك وعلىٰ روحك وبدنك الطاهر وجعل الله منزلك وماواك فى الجنة مع ابنائك الطيبين الطاهرين المعصومين السلا م عليكم بما صبرتم فنعم عقبىٰ الدار وعلىٰ الملائكة الحافين حول حرمك الشريف ورحمة الله وبركاته وصلى الله على سيدنا محمد وآله

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ھیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ھیں.

منجانب.

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان

۷۸۶

۹۲_۱۱۰

یا صاحب الزماں ادرکنی

DVD Version

لبیک یا حسینؑ

خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی

اسلامی کُتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری ۔

SABEEL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.co.cc
sabeelesakina@gmail.com

www.ziaraat.com

NOT FOR COMMERCIAL USE